

5679

~~5632~~ / 4

نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک

# نماز

مرتب

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی  
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

بحسن سعی

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

ناشر

مکتبہ علم و عرفان، لاہور



## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	: نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز
مرتبہ	: فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شر قپوری نقشبندی مجددی
پروف ریڈنگ	: محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	: چودھری عاصم لطیف (نیاپل فتح گڑھ)
ناشر	: مکتبہ علم و عرفان
اشاعت	: چہارم
سال طباعت	: اکتوبر 2008ء
صفحات	: 128
قیمت	: 40/- روپے
پرنٹر	: شفیق احمد شا کر پرنٹر، کچا رشید روڈ کھڑکی پیر نزد دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور

## ملنے کا پتا

- کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر ۵، اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، دربار حضرت داتا گنج  
بخش، لاہور، فون: 042-7313356, 7225144

- دفتر روزنامہ شیر ربانی، کینال بنک ہاؤسنگ سکیم نزد عزیز پٹی فتح گڑھ مغلیہ لاہور



## انتساب

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور  
 ہانی لاہانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی  
 مجددیؒ کے نام جنہوں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی  
 تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلایا۔



## فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
9	پیش لفظ	1
11	نمازی کی اہمیت	2
12	نماز کی اہمیت ارشادات باری تعالیٰ کی روشنی میں	3
13	نماز کی اہمیت احادیث کی روشنی میں	4
18	نماز کا بیان مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں	5
26	اذان کا بیان	6
27	اذان	7
28	دعا بعد اذان	8
28	اذان کا جواب دینا	9
29	ہنجرگانہ نماز کا بیان	10
29	طریقہ نماز	11
35	نماز کی چھ شرطیں	12



40	نماز کے چھ فرض	13
44	نماز کے انچاس واجبات	14
46	نماز کی نوے سنتیں	15
52	نماز کے مستحبات	16
52	نماز فاسد کرنے والی چیزیں	17
55	عمل کثیر اور عمل قلیل	18
56	نمازی کے آگے سے گزرنا	19
57	سترہ	20
57	نمازی کے آگے گزرنے کا صحیح طریقہ	21
58	نماز کے تینتالیس مکروہات تحریمی	22
60	شیطانی تھوک سے اپنے منہ کو بچائیں	23
61	روپے کی تصویر کا حکم	24
63	نماز کے مکروہات تنزیہی	25
68	نماز توڑنا کب مستحب ہے	26
68	نماز توڑنا کب واجب ہے	27
68	ماں باپ کی عظمت	28
68	نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ	29
70	شیطان سے محفوظ رہنے کا صحیح طریقہ	30
70	ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دعا گو بنائیے	31
73	الحمد شریف کا مختصر تذکرہ	32



74	دعا قبول کرانے کا صحیح طریقہ	33
74	سورہ فاتح کے مضامین	34
76	آمین	35
77	التحیات کا ترجمہ	36
78	التحیات کا تاریخی حال	37
80	درود شریف کی خصوصیات	38
81	درود شریف کے مخصوص اوقات	39
81	نماز میں پڑھنے کی دعا	40
82	کبھی نہ بھولنے گا	41
82	دعا سے فارغ ہونے کے بعد	42
83	فرض کی تعریف	43
83	واجب کی تعریف	44
83	سنت مؤکدہ کی تعریف	45
83	سنت غیر مؤکدہ کی تعریف	46
83	مستحب کی تعریف	47
83	مباح کی تعریف	48
83	حرام کی تعریف	49
83	مکروہ تحریمی کی تعریف	50
84	مکروہ تنزیہی کی تعریف	51
84	اساءت کی تعریف	52



84	خلاف اولیٰ کی تعریف	53
84	نماز اشراق	54
84	نماز چاشت	55
85	نماز اوابین	56
85	نماز تہجد	57
85	صلوٰۃ تسبیح	58
86	صلوٰۃ حاجت	59
87	تخصیۃ الوضو	60
87	تخصیۃ المسجد	61
87	تراویح	62
88	بیس رکعت تراویح پر اصحابہ کا اجماع	63
89	بیس رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے	64
91	بیس رکعت تراویح کی حکمت	65
92	تسبیح تراویح	66
92	قراۃ خلف الامام	67
95	امین بالسر	68
96	رفع یدین	69
98	درود شریف	70
100	درود گنج عاشقان	71
101	باجماعت	72



103	مسجد	73
105	نماز جمعہ	74
108	نماز عیدین	75
110	نماز جنازہ	76
113	نماز جنازہ کی نیت، دعا اور طریقہ ادائیگی	77
113	نابالغ لڑکے کی میت کے لئے دعا	78
113	نابالغ لڑکی کی میت کے لئے دعا	79
113	قبر پر مٹی ڈالنا	80
114	رات کو سونے سے پہلے کے عملیات	81
115	مسنون دعائیں	82
121	جامع دعائیں	83
123	ایمان کی صفتیں	84
123	شش کلمہ	85
125	دعائے قنوت	86
126	آیت الکرسی	87



## پیش لفظ

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذريات) (میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر اپنی عبادت کے لیے) انسان کی تخلیق اور اس دھرتی پر آنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کرے یہ دنیاوی کاروبار، کھیتی باڑی و تجارت وغیرہ انسان کی عبادت کے تسلسل کو قائم کرنے کے لیے ہیں خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است۔ یہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے لیے زندگی کو برقرار رکھنے کا ذریعہ ہے۔ عبادت کئی طرح کی ہے مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ سب عبادات میں شامل ہیں۔ ان عبادات میں سے نماز کو بڑی اہمیت ہے اور یہ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے۔ نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی مرتبہ ارشاد فرمایا ہے مَثَلًا وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ (العنکبوت سورہ: 43) (اور نماز قائم فرماؤ بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے کی پُر زور تاکید فرماتے تھے۔ آپؐ یہ بھی فرماتے ہیں کہ روحانی ارتقاء کے لیے نماز تہجد بے حد ضروری ہے۔



زیر نظر کتاب دارالمبغلیین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ انجمن حزب الرسول  
 آستانہ عالیہ شریف کی طرف سے تحریک نماز کی تبلیغ کے سلسلے میں عوام الناس کے لیے  
 مرتب کی گئی ہے جس میں نماز کے ضروری مسائل بیان کرنے کی کوشش کی گئی  
 ہے امید ہے کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف حضور شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری  
 نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے غلام اور عوام الناس اس نماز کی کتاب سے بھرپور  
 فیض یاب ہوں گے اہل علم حضرات سے بھی امید واثق ہے کہ اگر اس کتابچے میں  
 کوئی غلطی نظر آئے تو وہ رہنمائی فرمائیں گے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ  
 کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، جناب محترم نعیم عصمت  
 (مانچسٹر)، محمد وسیم صاحب (مانچسٹر)، محمد شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ، سعید احمد صدیقی،  
 قاضی نور اللہ، پروفیسر خالد بشیر، شفیق احمد شاہ (لاہانی بک پبلس)، ڈاکٹر محمد مصطفیٰ،  
 فیاض احمد سیٹھی (گجرات) اور جملہ معاونین کو جزاء اور خیر و برکت عطا فرمائے جنہوں  
 نے اس کتاب کی تیاری میں میری مدد فرمائی۔ آمین!

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ بھانی لاہانی  
 میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

11/10/2008



## نماز کی اہمیت

قرآن حکیم میں یہ حکم کہیں نہیں کہ نماز پڑھا کرو بلکہ جب بھی فرمایا تو یہی کہ نماز قائم کرو نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو تمام حقوق ظاہری و باطنی کے ساتھ ادا کرو۔ نماز کے ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سنت نبوی کے مطابق تمام ارکان بجالائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو خضوع و خشوع میں ڈوبا ہوا ہو اور احسان کی کیفیت طاری ہو یعنی تو محسوس کر رہا ہو کہ کانک تراہ گویا تو اپنے معبود حقیقی کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ فانی، یراک کہ تیرا رب تو تجھے دیکھ رہا ہے اس ذوق و شوق سے ادا کی ہوئی نماز ہی وہ نماز ہے جسے دین کا ستون اور مومن کی معراج فرمایا گیا ہے (۱)

اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں، قرآن حکیم میں اس کا حکم سو (100) دفعہ سے بھی زیادہ مرتبہ آیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دین کا ستون فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”جو نماز پابندی سے ادا کرے قیامت کے دن یہ اس کے لیے نور ہوگی، اس کے ایمان کی واضح دلیل ہوگی اور اس کی نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے پاس نہ نور ہوگا نہ اپنے ایمان کی دلیل اور نہ بخشش کا کوئی وسیلہ اور اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا“ اے اللہ! ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار کر اور اپنی عبادت اور اپنے محبوب کی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ حبیب الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام۔ (۲)

۱:- پیر محمد کرم شاہ الازہری: ضیاء القرآن جلد اول ص ۱۳

۲:- ایضاً ص ۱۶۵



## نماز کی اہمیت - ارشادات باری تعالیٰ کی روشنی میں :-

۱۔ نماز۔ متقین کی اہم صفت: ذَلِلكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى  
لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔  
(البقرة ۲-۳) ترجمہ:- یہ وہ ذی شان کتاب ہے جس میں ذرا شک نہیں۔ اس میں  
متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز کو قائم  
کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق عطا فرمایا اس سے خرچ کرتے ہیں۔

۲۔ اقامتِ نماز کا حکم۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ۔ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (البقرة ۱۱۰)  
ترجمہ:- اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو اور تم اپنے لیے نیکیوں میں سے جو کچھ  
آگے بھیجو گے اس کا ثمر اللہ کے ہاں ضرور پاؤ گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم  
کر رہے ہو اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

۳۔ ساری نمازیں پابندی سے ادا کرو۔ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ  
الْوُسْطَىٰ ۖ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرة ۲۳۸)  
ترجمہ:- سب نمازوں کی پابندی کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور  
عاجزی کرتے ہوئے کھڑے رہا کرو۔

۴۔ نماز اپنے اوقات پر ادا کرو۔ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء ۱۰۳)  
ترجمہ:- پس نماز کو قائم کرو۔ بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے مقرر وقت پر فرض کی  
گئی ہے۔

۵۔ نماز کے اوقات۔ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَ  
قُرْآنَ الْفَجْرِ ۚ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (بنی اسرائیل ۷۸)







(۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَآخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّيَ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سردی کے موسم میں جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پتے جھڑکا موسم تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں (اور انہیں ہلایا) تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ذر! حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے جھڑے ہیں۔ (احمد)

الْوَرَقُ' عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(۳) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَأْيَةِ الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَأْيَةِ إِبْلِيسَ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا اور جو صبح سویرے بازار کی طرف گیا (بغیر نماز پڑھے) تو وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔ (ابن ماجہ)

(۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو



فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةٌ فَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنِي خَلْفٍ

فخص نماز کی پابندی کریگا تو نماز اس کے لیے نور کا سبب ہوگی، کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے

(۵) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيُّمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا۔

ہمراہ ہوگا (احمد۔ واری۔ بیہقی)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے تیسرے بیوہ کے نکاح میں جب کہ اس کا کفول

(۶) عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا۔

جائے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج پیلا پڑ جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں آ جاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چوٹ مار لیتا ہے نہیں ذکر کرتا اس (تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تھوڑا (مسلم)

حضرت عمرو بن شعیب عن جده







(۳)۔ اکثر عورتیں اپنی نادانی سے فرض اور واجب نمازیں بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لیے کہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ اگر کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گئی ہیں لیکن خادمہ یا لائٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھیں۔ یہاں تک کہ اگر کچھ دیر ہی کے لیے کھڑی ہو سکتی ہوں اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ لیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اتنا کہہ لیں پھر بیٹھ جائیں (بہار شریعت جلد سوم ص ۷۷۳ بہ حوالہ غنیۃ) اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۵۲ میں تنویر الابصار و درمختار سے ہے۔ ان قدر علی بعض القیام ولو متکثراً علی عصاً او حائطاً قام لزو ما بقدر ما یقدر ولو قدرایۃ او تکبیرۃ علی المذہب۔

آج کل عموماً مرد بھی ذرا سی تکلیف میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ دیر تک کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لیے قیام کے بارے میں عورت مرد کا حکم ایک ہے۔





## نماز کا بیان مکتوباتِ امام ربانیؒ کی روشنی میں

نماز بہترین عبادات است بعد ایمان باللہ و برسولہ و در رنگ ایمان حسن لذاتہ است بخلاف سائر عبادات کہ حسن آنہا ذاتی نیست۔ لیک تقید و زیدہ بعد از طہارت کاملہ چنانچہ در کتب شرع مبین گشتہ است بے فتور ادائے نماز باید نمود و در قرأت و رکوع و سجود و قومہ و جلسہ و سائر ارکان احتیاط باید کرو کہ بوجہ کمال ادا یا بند و سکون و طمانیت در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ لازم باید داشت۔ و بمساہلہ نباید گزرانید نماز را اور وقت ادا نمایند و تا خیر را از راہ تکاسل و تجاہل تجویز نکند۔ بندہ مقبول کسے است کے بجز د امر مولیٰ امتثال امر و نہاید کہ تا خیر کردن در امتثال امر از تہر و سوء ادب است۔

(دفتر سوم۔ مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد عبادتوں میں سب سے بہترین عبادت نماز ہے۔ نماز کے حسن و خوبی کا کمال یہ ہے کہ اپنی ذات میں حسن ہے جب کہ دوسری عبادات اپنی ذات میں حسن نہیں ہیں (بلکہ ان کا حسن کسی اور وجہ سے ہوتا ہے) جیسا کہ کتب شرع میں وضاحت سے آیا ہے نماز کو کامل طہارت کے بعد اہتمام سے ادا کرنا چاہیے اور قرأت، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ اور جملہ ارکان کو احتیاط سے بوجہ کمال انجام دینا چاہیے۔ رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ میں سکون اور طمانیت (یعنی آرام سے ادا کرنے) کو لازمی جاننا چاہیے۔ سستی اور لا پرواہی سے کام نہ لینا چاہیے۔ نماز کو اول وقت پر ادا کیا جائے اور سستی و کاہلی اور جہالت کی وجہ سے تاخیر نہ ہونے پائے۔ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مالک کا حکم ملتے ہی تعمیل کرے کیونکہ حکم کی تعمیل میں دیر کرنا سرکشی اور بے ادبی ہے۔

(۱) آخر مخض فضل خداوندی بخاطر ریخت کہ شاید مراد از اعمال صالحہ ارکان خمسہ



اسلام باشد کہ بناء اسلام بر آں است۔ امید است کہ اگر ایں اصول پنجگانہ اسلام بروجہ کمال ادایا بند نجات و فلاح نقد وقت است چہ اینہائی حد ذاتہا اعمال صالحہ اندو موانع سیات و منکرات اندایہ کریمہ ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشا و المنکر شاہد ایں معنی است و چوایتان ایں پنجگانہ اسلام میسر شد امید است کہ شکر ادایافت و چون شکر ادایافت۔ از عذاب نجات حاصل آمد۔

ما یفعل اللہ بعدابکم ان شکرتم و آمنتم

پس درایتان ایں پنجگانہ نہ بجان باید کوشید۔ علی الخصوص در اقامت نماز کہ عماد دین است مہما مکن بترک ادب از آداب آں راضی نباید شد۔ اگر نماز را تمام ساخت اصل عظیم از اسلام بدست آورد و جبل متین از برائے خلاصی حاصل کرد۔ اللہ سبحانہ الموفق۔

(دفتر اول۔ مکتوب ۳۰۴)

اردو ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے دل میں یہ بات ڈالی کہ اعمال صالحہ سے مراد شاید اسلام کے پانچ ارکان ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کہ اسلام کے ان پانچ اصولوں کو خوبی اور کمال سے ادا کیا جائے تو نجات و فلاح میسر آ جائے گی کیونکہ یہ ارکان اپنی ذات میں اعمال صالحہ ہیں اور جملہ برائیوں اور بری باتوں سے روکنے کے لیے ہیں۔ ارشاد باری ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء و المنکر اس امر پر گواہ ہے اور جب اسلام کے ان پانچ ارکان کو ادا کرنا میسر آ گیا تو بجا طور پر امید کی جاسکتی ہے کہ شکر ادا ہو گیا اور جب شکر ادا ہو گیا تو گویا عذاب سے نجات حاصل ہو گئی۔ بمطابق ارشاد خداوندی ما یفعل بعدابکم ان شکرتم و آمنتم یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم اس کا شکر ادا کرو اور ایمان لے آؤ۔ پس ان پنجگانہ اصول اسلام کے بجالانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے بالخصوص اقامت نماز کی طرف پوری توجہ دینی چاہیے جو دین کا ستون ہے اور حتی الامکان نماز کے آداب میں سے کوئی ادنیٰ ادب بھی چھوڑنے پر راضی نہیں ہونا چاہیے اگر نماز کو کامل



طور پر ادا کر لیا تو گویا اسلام کا اصل عظیم مل گیا اور خلاصی کے واسطے مضبوطی ہاتھ آگئی اور اللہ تعالیٰ سبحانہ ہی اس امر کی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔

بہترین اعمال و فاضل ترین عبادات اقامتِ صلوٰۃ است کہ عمادِ دین است و معراجِ مومن است۔ پس اہتمام تمام نماز در ادائے آں مرعی باید داشت و احتیاط باید نمود کہ ارکان و شرائط و سنن و آداب آں کما ینبغی و یلیق ادا یا بدور عایت طمانیت و تعدیل ارکان بتکرار مبالغہ نمودہ مے آید نیک محافظت نمایند کہ اکثر مردم نماز را ضائع ساختہ اند و طمانیت و تعدیل ارکان را برہم زدہ اند۔ وعید ہا در حق آں جماعہ وارد شدہ اند و تہدید ہا آمدہ و چون نماز درست شد امیدِ عظیم از برائے نجات میسر گشت۔ چہ دین برپا شد و معراج با تمام رسید۔ (دفتر دوم۔ مکتوب ۲۰)

اردو ترجمہ:- مومن کے عملوں میں سے بہترین عمل اور عبادتوں میں سے سب سے فضیلت والی عبادت نماز کا قائم کرنا ہے جو دین کا ستون ہے اور مومن کی معراج لہذا اس کو ادا کرنے میں پورا اہتمام ملحوظ رکھنا چاہیے اور اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ نماز کے ارکان، شرائط، سنتیں اور آداب اس طرح ادا ہوں جیسا کہ ادا کرنے کا حق ہے۔ اطمینان اور تعدیل ارکان کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ اکثر لوگوں نے نماز کو ضائع کر چھوڑا ہے اور اطمینان اور تعدیل ارکان کو گڑبڑ کر دیا ہے ایسے لوگوں کے حق میں بہت سی وعیدیں وارد ہوئی ہیں اور ان کی سرزنش کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز درست ہو جائے تو گویا نجات کی عظیم امید میسر آگئی اس لیے کہ دین قائم ہو گیا اور اپنے عروج و کمال کو پہنچ گیا۔

بعد از ظہور کامل و اسباغ و وضو قصد نماز کہ معراجِ مومن است باید فرمود و اہتمام باید نمود کہ نماز فرض بے جماعت ادناید بلکہ تکبیر اولیٰ با مام ترک نشود۔ نماز در وقت مستحب ادا باید و در قرآۃ مراعاة قدر مسنون باید کرد و در رکوع و سجود از طمانیت چارہ نبود کہ فرض است یا واجب۔ بقول مختار در قومہ راست باید استاد بر نہج کہ استخوانہا بمقر خود رجوع



نماید و بعد از راست ایستادن طمانیت در کار است نیز باید کرد کہ فرض است یا واجب یاسنت علی اختلاف الاقوال و همچنین در جلسہ کو میان دو سجدہ است۔ بعد از نشستن درست اطمینان نیز در کار است۔ چنانچہ در قومہ و اقل تسبیح رکوع و سجود سہ بار است و اکثرش تا ہفت بار یا یازدہ علی اختلاف الاقوال و تسبیح امام باندازہ حال مقتدیان است۔ شرم مے آید کہ کسے در حال انفراد در وقت قوت و استطاعت اقتصار بر اقل تسبیحات نماید۔ اگر نتواند پنج بار یا ہفت بار بگوید۔

(دفتر اول۔ مکتوب نمبر ۲۶۶)

اردو ترجمہ:- کامل طہارت اور خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد نماز کا قصد کرنا چاہیے اس لیے کہ نماز مومن کی معراج ہے اور اس امر کا اہتمام کرنا چاہیے کہ فرض نماز جماعت کے بغیر ادا نہ ہو بلکہ امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ بھی چھوٹنے نہ پائے۔ نماز کو مستحب وقت میں ادا کرنا چاہیے۔ قرأت میں مسنون اندازہ ملحوظ رکھنا چاہیے اور رکوع اور سجدہ ضروری طور پر اطمینان سے کیا جائے کہ اطمینان سے کرنا بقول مختار فرض ہے یا واجب اور قومہ میں اس طرح سیدھا کھڑا ہونا چاہیے کہ جسم کی تمام ہڈیاں اپنے اپنے مقام پر آجائیں اور سیدھا کھڑا ہونے کے بعد اطمینان مطلوب ہے کیونکہ اطمینان ہونا مختلف اقوال کے حوالے سے فرض ہے یا واجب یا سنت۔ اور اسی طرح جلسہ میں جو دو سجدوں کے درمیان ہے درست طور پر بیٹھنے کے بعد اطمینان مطلوب ہے۔ رکوع اور سجدہ میں کم از کم تسبیح تین بار ہے اور زیادہ سے زیادہ مختلف اقوال کے حوالے سے سات بار یا گیارہ بار ہے اور امام کی تسبیح مقتدیوں کے حال کے مطابق ہے شرم کی بات ہے کہ نمازی اکیلا ہو اور طاقت و استطاعت رکھنے کے باوجود کم از کم تسبیح پر کفایت کرے۔ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو پانچ بار یا سات بار کہے۔

چوں اکثر مردم دریں ایام در ادائے نماز مساہلت مے نمایند و تعدیل ارکان تقیید نے و رزند بضرورت بیاراں دریں باب بتاکید و مبالغہ نئے نویسد استماع نمایند۔



مخبر صادق فرمودہ است علی آلہ الصلوٰۃ والسلام دزدترین دزدان کسے است کہ از نماز خود بدزد گفتنہ یا رسول اللہ۔ از نماز خود چگونہ مے دزد فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام نہ کند رکوع نماز او نہ سجد نماز را و نیز فرمودہ است علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نظر نکند خدائے جل شانہ بہ نماز بندہ کہ ثابت ندارد صلب خود را در رکوع و سجد خود و نیز آں سرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام دید مردے را کہ نماز مے گزارد رکوع و سجد تمام نئے آرا فرمود۔ اما تخاف لومت علی ذلک مت علی غیر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و نیز آں سرور فرمودہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ تمام نشود نماز یکے از شما تا بعد از رکوع تمام نہ ایستد و صلب خود را ثابت ندارد و ہر عضو در محل خود قرار نہ گیرد و ہچنین فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام تا در میان سجدتین نہ نشیند و صلب خود را درست نکند و ثابت ندارد نماز او را تمام نشود۔ حضرت رسالت مآب علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ بیکی از نماز گزاراں میگذاشت دید کہ احکام و ارکان و قومہ و جلسہ بجائے آرد فرمود کہ اگر تو بریں بمیری روز قیامت از امتان من ترا نکویند۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمودہ است کسے باشد کہ شصت سال نماز گزارد و یک نماز اور اپنڈیرند آں آنکس باشد کہ رکوع و سجد تمام بجانیارد۔  
 اردو ترجمہ:- چونکہ اکثر لوگ ان دنوں نماز ادا کرنے میں سستی سے کام لیتے ہیں اور اطمینان سے تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس لیے اس بارے میں تاکید اور پوری صراحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ توجہ سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغام کو پہچاننے والے سچے نبی نے ان پر اور ان کی آل پر صلاۃ و سلام ہو فرمایا ہے کہ چوری کرنے والوں میں سے سب سے بڑا چور وہ شخص ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ اپنی نماز سے کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نماز کا رکوع اور نماز کا سجدہ پوری طرح ادا نہیں کرتا۔

83402



آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ جل شانہ اس بندے کی نماز پر نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنے رکوع اور سجدے میں پشت کو ثابت نہیں رکھتا (یعنی اطمینان سے رکوع اور سجدہ نہیں کرتا)۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نماز پڑھی مگر رکوع اور سجدہ پوری طور پر ادا نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر تجھے اسی بات پر موت آجائے تو تیری موت دین محمد پر نہ ہوگی۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کسی کی نماز پورے طور پر ادا نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو اور اپنی پشت کو ثابت نہ رکھے اور اس کا ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان نہ بیٹھے اور اپنی پشت کو درست نہ کرے اور ثابت نہ رکھے اس کی نماز پورے طور پر ادا نہیں ہوتی۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے ہی نمازی کے پاس سے ہوا آپ نے دیکھا کہ وہ احکام و ارکان اور قومہ و جلسہ کو حسن و خوبی سے ادا نہیں کرتا تو فرمایا کہ اگر تو اس عادت پر مر گیا تو قیامت کے روز تیرا شمار میری امت کے لوگوں میں نہ ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو ساٹھ برس نماز پڑھتا رہے اور اس کی ایک نماز بھی قبول نہ ہو ایسا شخص ہے جو رکوع اور سجدے کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔

**نماز تہجد:** ہم گویا از ضروریاتِ ایں راہ است سعی نمایند کہ بے ضرورت ترک نہ شود و اگر در ابتدا ایں معنی متعسر باشد و بیداری در آں وقت میسر نہ شود جمعے از خدمتکاراں را برائے ایں امر تعیین نمایند کہ در آں وقت خواہ و نخواہ بیدار سازند و نگذارند کہ دو خواب باشند بعد از چند روز کہ بیداری معتاد شود احتیاج بحکلف و تحمل نخواہد شد کی کہ خواہد کہ در آخر شب بیدار شود باید کہ اول شب بعد نماز خفتن خواب کند و باشتغال امور لا طائل بیدار نباشد و استغفار و توجہ و التجاء و تضرع و تذکر معاصی و ذنوب و تفکر نقائص و عیوب و خوف عذابِ اخروی و ترس الم دائمی در آں وقت غنیمت دانند و عفو و



مغفرت از حق سبحانہ و تعالیٰ خواہند۔ (دفتر سوم۔ مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:- نماز تہجد بھی گویا راہ سلوک کی ضروریات میں سے ہے۔ اس امر کی کوشش کرنی چاہیے کہ بلاوجہ چھوٹنے نہ پائے۔ اگر شروع شروع میں یہ بات مشکل دکھائی دے اور اس وقت بیدار ہونا میسر نہ آئے تو اپنے خادموں میں سے کسی کے ذمے یہ کام سونپیں کہ وہ بہر صورت آپ کو جگا دیا کرے اور نیند میں محو نہ رہنے دے۔ چند روز کے بعد جاگنے کی عادت ہو جائے گی اور تکلف اور وقت کی حاجت نہ رہے گی جو شخص یہ چاہے کہ وہ آخر شب بیدار ہو اسے چاہیے کہ وہ عشاء کے بعد اول شب ہی سو جائے اور فضول کاموں میں مشغول ہو کر جاگتا نہ رہے۔ سوتے وقت استغفار، توبہ، التجا، تضرع، اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کو یاد کرنا، اپنی کوتاہیوں اور عیبوں پر نظر رکھنا، اخروی عذاب سے ڈرنا اور ہمیشہ ہمیشہ کے رنج و الم سے خوفزدہ ہونا ایسے وقت میں غنیمت سمجھنا چاہیے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ سے عفو و بخشش کا طلب گار ہونا چاہیے۔

صدبار این کلمہ استغفار با توجه قلب بر زبان آرند۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہ و نیز بعد از نماز دیگر این کلمہ استغفار صد بار بخوانند و بطہارت و بغیر طہارت ترک ورد این کلمہ استغفار نہ نمایند۔ در خبر آمدہ است۔ طوبی لمن وجد فی صحیفہ استغفار کثیر۔ (دفتر سوم۔ مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:- (نماز تہجد کے وقت) ۱۰۰ بار کلمہ استغفار دل کی پوری توجہ کے ساتھ زبان پر لائے وہ کلمہ استغفار یہ ہے:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہ نیز دوسری نماز کے بعد یہ کلمہ استغفار ۱۰۰ بار پڑھے وضو ہو یا نہ ہو اس کے ورد کا نافع نہ ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص مبارک ہے جس کے اعمال نامے میں استغفار



کی کثرت پائی جائے۔

ونماز چاشت ہم اگر ادا نمودہ شود دو لے است عظیم۔ سعی نمایند کہ لا اقل دو رکعت بردوام از چاشت ادا کردہ شود و اکثر رکعات نماز چاشت در رنگ نماز تہجد و از وہ است و بتقضائے وقت و حال ہر چہ گزاردہ شود مغتنم است۔ (دفتر سوم۔ مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:۔ نماز چاشت بھی اگر ادا ہو سکے تو بہت بڑی دولت ہے کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم دو رکعت نماز چاشت ہمیشہ ادا ہو۔ نماز چاشت کی زیادہ رکعتیں نماز تہجد کی طرح بارہ ہیں اور وقت اور موقع کے مطابق جتنی ادا ہو سکیں غنیمت ہیں۔

وکوشش نمایند کہ بعد از ادائے ہر نماز فرض آیۃ الکرسی خواندہ شود کہ در خبر آمدہ است کہ بعد ہر نماز فرض ہر کہ آیۃ الکرسی بخواند مانع نہ باشد اور از دخول بہشت مگر موت۔ و نیز بعد از ادائے ہر نمازے از نماز ہائے پنجگانہ باید کہ سی و سہ بار کلمہ تنزیہ سبحان اللہ بگویند سی و سہ بار کلمہ تمید الحمد للہ سی و سہ بار کلمہ تکبیر اللہ اکبر و یک بار بگویند لا الہ الا اللہ و احدہ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیر تا عدد صد پورا شود۔ (دفتر سوم۔ مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:۔ کوشش کرنی چاہیے کہ ہر فرض نماز ادا کرنے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی جائے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص جو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا بہشت اور اس کے درمیان سوائے موت کے کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

اس کے علاوہ پنجگانہ نماز میں ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھے اور ایک بار یہ پڑھے لا الہ الا اللہ و احدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیر۔ تاکہ گنتی پوری ۱۰۰ ہو جائے۔



## اذان کا بیان

حدیث پاک میں اذان دینے کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ”اذان دینے والوں کی قیامت کے دن گردنیں اونچی ہوں گی“۔ مراد یہ ہے کہ ان کے درجے و مرتبے بہت بلند ہوں گے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اذان دینے کا جتنا اجر و ثواب ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو اذان دینے کے لیے آپس میں قرعہ اندازی کریں۔“

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص محض محض ثواب کی غرض سے متواتر سات برس تک اذان کہے اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے!

**طریقہ اذان :-** اگر مسجد میں باقاعدہ مؤذن مقرر ہو تو اس کی موجودگی میں اس کی اجازت یا رضا مندی سے ہی اذان کہنی چاہیے۔ اذان دیتے وقت خاص خیال رکھا جائے کہ وقت سے پہلے نہ دی جائے، وقت سے پہلے اذان دینا درست نہیں ہے جب اذان کا وقت ہو جائے تو با وضو ہو کر اذان کے لیے مخصوص جگہ پر جو کہ مسجد کے بائیں جانب ہو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور شہادت کی انگلیاں کانوں میں دے کر بلند آواز سے اذان کہے۔

حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت منہ دائیں طرف پھیرے اور حی علی الفلاح کہتے وقت منہ بائیں طرف پھیرے مگر سینہ اور پاؤں قبلہ کی طرف ہی رہیں۔



## اذان

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے	اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے	اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ط
نماز پڑھنے کے لیے آؤ	حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ط
نماز پڑھنے کے لیے آؤ	حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ط
نجات پانے کے لیے آؤ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط
نجات پانے کے لیے آؤ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط
اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے	اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

## فجر کی اذان میں

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد کہے	
نماز نیند سے اچھی ہے	الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ط
نماز نیند سے اچھی ہے	الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ط





## اقامت میں

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط کے بعد کہے

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ      تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی  
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ      تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی

## دعاء بعد اذان

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ التَّامَّةِ اے رب اے پروردگار اس پوری پکار کے اور  
وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِتِّ مُحَمَّدًا قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد کو وسیلہ اور  
الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما۔ اور ان کو مقام  
الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا محمود میں کھڑا کر کہ اس کا تونے ان سے وعدہ کیا  
الَّذِي وَعَدْتَهُ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ ہے اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت  
الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ سے بہرہ مند کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

## اذان کا جواب دینا

ہر سننے والے کو چاہیے کہ وہ اذان کا جواب دے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
گرامی ہے کہ ”جو شخص اذان کا جواب دے یقیناً وہ بہشت میں داخل ہوگا۔“  
جب مؤذن اذان دے رہا ہو تو سننے والا بھی اس کے ساتھ ساتھ وہی کلمات  
دہرائے۔ مگر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو اس  
کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا جائے اور صبح کی اذان میں جب  
مؤذن الصلوٰۃ خیر ”مِنَ النَّوْمِ کہے تو اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَّرْتَ  
وبالحق نطقت کہا جائے تکبیر کے دوران قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں  
اَقَامَهَا اللَّهُ وَاَدَامَهَا کہا جائے۔



## پنجگانہ نماز کا بیان

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہم چیز ہے کہ اسلام کے دوسرے ارکان جیسے روزہ، حج، زکوٰۃ کا حکم زمین پر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے نازل ہوا مگر اس کے لیے وساطت گوارانہ کی بلکہ شب معراج ساتوں آسمان اور عرش و کرسی کے اوپر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر رو برو اس کا حکم فرمایا پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین پر حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور ان کے اوقات تعلیم کیے کیونکہ یہ پانچوں نمازیں اس امت کے حق میں تمغہ امتیاز تھیں۔

### طریقہ نماز

جب آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھنے کی نیت کرے۔

### نیت نماز

کسی بھی زبان میں کی جاسکتی ہے اردو، پنجابی یا جو زبان بھی کوئی جانتا ہو۔ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے (اس طرح کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ رہیں اور ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو کو چھو جائیں) اور اللہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے (داہنا ہاتھ اوپر اور بائیں ہاتھ نیچے اس طرح باندھے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑے باقی تین انگلیاں ملا کر پیچھے رکھے اور ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رہے۔)

پھر ثنا پڑھے اور تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی ایک سورۃ جو یاد ہو پڑھے اس کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ (دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو پکڑ لے اور اپنی کمر کو پوری طرح جھکا



دے) اس حالت میں تین بار رکوع کی تسبیح پڑھے پھر تسمیع پڑھتا ہوا کھڑا ہو جائے اور تحمید پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے (سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ناک زمین سے لگنی چاہیے اور پھر ماتھا اور دونوں ہاتھ منہ کے برابر قبلہ رخ رہیں ہاتھوں کی انگلیاں نہ تو آپس میں ملانی جائیں اور نہ ہی زیادہ کھولی جائیں اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں۔ پاؤں کی انگلیاں زمین سے نہ اٹھیں) سجدہ کی حالت میں کم از کم ۳ بار سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا بیٹھ جائے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدہ میں چلا جائے اور پھر تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے (اب دوسری رکعت شروع ہو گئی ہے) تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اس کے بعد کوئی ایک سورۃ جو یاد ہو پڑھے اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت مکمل کرے دوسرے سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے (بیٹھے ہوئے داہنا پاؤں اس طرح کھڑا رکھے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور بائیں پاؤں لیٹا رہے) چار رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور پہلے کی طرح دو رکعت اور پڑھے۔

اگر فرض نماز پڑھ رہا ہو تو پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھے اگر سنتیں یا نوافل پڑھ رہا ہو تو پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے بعد کسی اور سورۃ کا پڑھنا ترتیب سے ضروری ہے۔

چوتھی رکعت میں سجدے کے بعد آخری قعدہ میں بیٹھے تو تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھے اور اس کے بعد دعاء پڑھے اور پھر سلام پھیر دے پہلے دائیں طرف منہ کر کے سلام کے الفاظ کہے اور پھر بائیں طرف منہ کر کے کہے۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اگر دو رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو پھر پہلا قعدہ ہی آخری قعدہ ہوگا اسی طرح نماز مکمل کرے۔

اگر سنت غیر مؤکدہ پڑھ رہا ہو یعنی عصر یا عشاء کی چار سنتیں تو پھر پہلے قعدہ میں تشہد کے



بعد درود شریف اور دعا پڑھنا ضروری ہے۔ دعا کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت پھر پہلی رکعت کی طرح ثنا پڑھ کر شروع کرے اور باقی نماز پہلے کی طرح مکمل کرے۔

### نیت نماز

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي تَحْتَبِقُ فِيهِ مِنْ تَوَجُّهٍ كَمَا مَنَّهُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَوَسَّعَتْ لِي  
فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ط  
کر نہیں میں شریک لانے والوں میں سے

### ثنا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اے اللہ تیری ذات پاک ہے خوبیوں والی اور  
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان اونچی ہے  
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ط اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

### تعوذ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

### تسمیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

### سورة فاتحہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ ۝ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا  
الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ پروردگار ہے۔ مہربان ہے رحم والا قیامت کے دن کا  
نَعْبُدُوكَ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ ۝ مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے  
الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ ۝ مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن  
عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ۝ پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو (تیرے)  
وَلَا الضَّالِّينَ ۝ غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔

بعد میں کہے امین الہی قبول فرما۔



## سورة اخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ كَهْوَهُ اللَّهُ اِيكٌ هُوَ - اللَّهُ بے نیاز ہے۔ نہ اس  
لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ نَسَبٌ مِّمَّنْ يَلِدُ ۝ وَكَانَ عِندَ عِزِّ رَبِّهِ  
كُفُوًا اَحَدَهُ ۝  
بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

### تکبیر

اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ اَكْبَرُ ط

## رکوع کی تسبیح (تین بار)

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

### تسمیع

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ط اللہ نے اس بندے کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی

### تحمید

اے ہمارے پروردگار تیرے لیے تمام تعریف ہے

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

### تکبیر

اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ اَكْبَرُ ط

## سجدہ کی تسبیح (تین بار)

پاک ہے میرا پروردگار بڑا عالی شان

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی ط

### تکبیر

اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ اَكْبَرُ ط



## تشہد

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ تمام زبان کی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عِبَادَتیں اور مالی عبادتیں بھی سلام ہو تم پر اے نبی  
وَبَرَكَاتُهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلامتی ہو ہم پر  
الصَّالِحِينَ ۞ اور اللہ کے نیک بندوں (صالحین) پر

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ فِي سَائِرِ الْكُفْرِ مَعْبُودَاتٍ مِثْلَ مَا فِي الْإِسْلَامِ  
مُحَمَّدًا عَبْدَهُ، وَرَسُولَهُ ط میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی  
دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

## درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۞ جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور  
وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ ۞ حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا  
مَجِيدٌ ۞ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ  
وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ ۞ حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت  
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ ۞ حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو  
تَعْرِيفُ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ ۞ تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

## درود کے بعد کی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری  
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما  
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ اے ہمارے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور  
الْحِسَابُ سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں

کا) حساب ہونے لگے۔



## دونوں طرف منہ پھیر کر کہے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو

### دعا بعد فراغِ نِصْحِ

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ الْهِيَ تُوَسَّلَاتِي وَالْهِيَ تُوَسَّلَاتِي وَالْهِيَ تُوَسَّلَاتِي وَالْهِيَ تُوَسَّلَاتِي وَالْهِيَ تُوَسَّلَاتِي  
وَالْيَاكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حِينَ رَبَّنَا طَرَفِ السَّلَامِ رَجُوعَ كَرْتِي هِيَ هَمَارِي طَرَفِ السَّلَامِ رَجُوعَ كَرْتِي هِيَ هَمَارِي  
بِالسَّلَامِ وَأَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ هَمَّ كُوَسَّلَاتِي كُوَسَّلَاتِي كُوَسَّلَاتِي كُوَسَّلَاتِي كُوَسَّلَاتِي كُوَسَّلَاتِي  
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ دَاخِلَ كَرَامِي هَمَارِي طَرَفِ السَّلَامِ رَجُوعَ كَرْتِي هِيَ هَمَارِي  
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط  
بلند ہے اے صاحبِ عظمت اور بزرگی والے۔

### نماز کے بعد

سُبْحَانَ اللَّهِ (۳۳ بار)	پاک ہے اللہ تعالیٰ
الْحَمْدُ لِلَّهِ (۳۳ بار)	تمام تعریف اللہ کے لیے ہے
اللَّهُ أَكْبَرُ (۳۴ بار)	اللہ سب سے بڑا ہے

### دعا بعد نماز

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا مُسْتَقِيمًا أَعْلَمُ فِيهِ تَجَهُّدًا مِنْ سَوَالِ كَرْتِي هِيَ هَمَارِي  
وَفَضْلًا دَائِمًا وَنَظْرًا رَحِيمًا وَعَقْلًا مُسْتَقِيمًا كَالْفَضْلِ دَائِمًا كَالْفَضْلِ دَائِمًا كَالْفَضْلِ دَائِمًا  
كَامِلًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا مُنِيرًا عَقْلًا كَامِلًا كَالْعِلْمِ نَافِعًا كَالْعِلْمِ نَافِعًا كَالْعِلْمِ نَافِعًا  
وَتَوْفِيقًا إِحْسَانًا وَصَبْرًا جَمِيلًا إِحْسَانًا كِي تَوْفِيقًا كِي تَوْفِيقًا كِي تَوْفِيقًا كِي تَوْفِيقًا  
وَأَجْرًا عَظِيمًا وَلِسَانًا كَرِيمًا وَبَدَنًا كَامِلًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا  
صَابِرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَسَعِيًا مُشْكُورًا كَرْتِي هِيَ هَمَارِي كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا  
وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَدُعَاءَ مُشْكُورًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا  
مُسْتَجَابًا وَلِقَاءَ اللَّهِ نَصِيبًا وَجَنَّةً مُنظُورًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا  
مَنْظُورًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا كَالْأَجْرِ عَظِيمًا







بدن یا کپڑے میں لگے رہنے سے نماز ہوتی ہی نہیں اور نجات خفیہ میں یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے اس حصے کی چوتھائی سے زیادہ ہو جس حصے میں لگی ہے نماز صحیح ہونے کے لیے کپڑے یا بدن کو اس سے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر نجاست غلیظہ یا خفیہ بقدر مانع سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔

دوسری شرط ستر عورت :- عورت بدن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے اور ستر کے معنی چھپانا۔ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ عورت ہے اور اس کا چھپانا فرض خواہ نماز میں ہو یا بیرون نماز۔ ناف عورت میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ یعنی ناف کے نیچے میں گھٹنے کے نیچے تک۔ مرد میں اعضاء عورت نو ہیں جن کا چھپانا فرض ہے ان میں اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہا جتنی دیر تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکتا ہو تو نماز جاتی رہے گی۔

آزاد عورتوں کے لیے :- باستثناء پانچ عضو کے سارا بدن عورت ہے

مسئلہ - اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے اگر عورت نے اس کو اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ جب تک اس پر کوئی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔

مسئلہ - اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لیے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ان چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے۔ علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

تیسری شرط استقبال قبلہ ہے :- تیسری شرط استقبال قبلہ ہے یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا استقبال قبلہ نام ہے کہ بعینہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس کی جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لیے جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے



گر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار پینتالیس درجے رکھی گئی ہے پس اگر پینتالیس درجہ سے زیادہ انحراف ہے، استقبال نہ پایا جائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ۔** جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ بدل سکے اور وہاں کوئی اور بھی نہیں جو متوجہ کر دے تو اس صورت میں جس رخ پر نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اس پر اعادہ بھی نہیں۔

**مسئلہ۔** اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے نہ وہاں مسجدیں ہیں نہ چاند و سورج، ستارے نکلے ہوں یا نکلے ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے شخص کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (یعنی سوچے) جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے اس کے حق میں یہی قبلہ ہے۔

**مسئلہ۔** نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور اتنا وقفہ نہ ہوا جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے تو نماز ہوگئی۔

**مسئلہ۔** اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے تو نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

**چوتھی شرط وقت ہے:**۔ فجر کی نماز کا وقت پو پھٹنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک ہے۔ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے اصلی سایہ کے علاوہ دو گنا ہونے یعنی ڈیڑھ دو گھنٹہ دن رہنے تک ہے۔ عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے سے پہلے تک ہے۔ مغرب کی نماز کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق غائب ہونے تک ہے یعنی مغرب کی اذان کے بعد زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے تک ہے اور عشاء کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے فجر ہونے کے پہلے تک رہتا ہے۔



پانچویں شرط نیت ہے:- نیت دل سے پکے ارادے کو کہتے ہیں محض جاننا نیت نہیں نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتے ہو تو فوراً بلا تامل بتادے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ - زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں عربی زبان کی تخصیص نہیں اردو فارسی بھی ہو سکتی ہے۔

مسئلہ - فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے۔ مطلق نماز کی نیت کافی نہیں اور فرض نماز میں بہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔

مسئلہ - نیت میں تعداد رکعت ضروری نہیں البتہ افضل ہے۔

مسئلہ - فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں بہ وقت ادائیگی تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے مثلاً یوں نیت کرے فلاں دن کی فلاں نماز کی میں نے نیت کی۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔

مسئلہ - نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے تراویح میں تراویح کی اور سنتوں میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت کرے۔

مسئلہ - یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔

مسئلہ - مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو امامت کی نیت کرنا مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں یہاں تک کہ اگر امام نے یہ نیت کر لی کہ میں فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور اس شخص نے اس کی اقتداء کی تو نماز ہو گئی مگر ثواب جماعت نہیں پائے گا۔

نیت کا صحیح طریقہ یہ ہے:- کہ یوں کہے نیت کی میں نے آج کی فجر کے دو رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ طرف کعبہ شریف کے اگر مقتدی ہے تو اتنی نیت اور کرے کہ اس امام کے پیچھے اسی طرح ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں



میں متعلقہ نماز کی نیت کرے۔

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے:۔ یعنی اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ۔ جن نمازوں میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے۔ پس اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا۔ پھر کھڑا ہو گیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

مسئلہ۔ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر تحریمہ اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے۔ نماز نہ ہوگی۔ بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور اگر تکبیر اس حالت سے (جھکنے سے) پہلے ختم کر لی تو ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی تو اس کی اقتداء درست نہیں (کہ مقتدی امام سے آگے ہو گیا پچھے نہ رہا خواہ اکبر ہی امام سے پہلے کہا) امام نے اللہ کہا مقتدی نے اکبر کہا)

نوٹ:- یہ اہم مسئلہ ہے کہ تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہے کہ خود سن سکے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ تکبیر تحریمہ ادا نہ ہوئی اگر بہرا ہے تو اتنی آواز سے کہے کہ اگر بہرا نہ ہوتا تو سن لیتا اسی طرح شور و غل کے دوران..... دنیا کے ہر عمل کے واسطے یہی حکم ہے خواہ نماز میں پڑھنے والا عمل ہو یا نماز کے علاوہ درود و وظائف جو آیت جس مقدار میں پڑھنا فرض ہے تو اتنی آواز سے فرض ہے کہ خود سن لے اسی طرح جس مقدار میں واجب ہے تو اتنی ہی آواز سے واجب اسی طرح سنت عمل اس سے کم آواز میں پڑھنا، پڑھنا نہیں سوچنا ہے اس سے وہ حضرات سبق لیں جو زبان تو کیا ہونٹ بھی نہیں ہلاتے نماز یاد گیر وظائف ادا کرتے ہیں۔ پھر شکوہ بھی کرتے ہیں کہ نماز یا وظیفوں میں اثر نہیں رہا۔ نماز یا وظیفوں میں اثر کس طرح پیدا ہو جبکہ الفاظ ادا نہیں کیے سوچے ہیں بلکہ سوچے بھی نہیں۔



## نماز کے چھ فرض یہ ہیں

(۱) قیام (۲) قرأت (۳) رکوع (۴) سجدہ (۵) قعدہ اخیرہ (۶) خروج بھنعہ ہر ایک کی تفصیل یہ ہے:-

پہلا فرض قیام ہے:- اس کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

مسئلہ - قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہوتی ہے یعنی جتنی دیر میں قرأت فرض پڑھی جائے۔ اتنی دیر قیام فرض ہے اور جتنی دیر میں قرأت واجب پڑھی جائے اتنی دیر واجب اور جتنی دیر میں قرأت مسنون پڑھی جائے اتنی دیر مسنون ہے یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے پہلی رکعت میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے اور قیام مسنون میں ثناء، تعوذ و تسمیہ کی مقدار بھی داخل ہے۔

مسئلہ - قیام و قرأت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و ترک سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قرأت کی سب فرض ہی ہے اس پر فرض کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ - فرض وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔

مسئلہ - ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کوزمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ - اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ - جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اس پر فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے بشرطیکہ کسی اور طریقہ پر روک نہ سکے۔ یونہی اگر کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر



پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر۔

**مسئلہ**۔ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا کھڑے ہونے سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو۔ یا کھڑے ہونے سے صحت میں دیر ہوتی ہو یا کھڑے ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھے۔

**مسئلہ**۔ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ دیر کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔

دوسرا فرض قرأت ہے:۔ مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (اکیلا نماز پڑھنے والا) پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ سورۃ فاتحہ نہ کوئی آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی نماز میں امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے۔ لطیفہ۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن و حدیث میں گہری نظر ڈال کر یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں۔ ایک جماعت یہ کہتی تھی کہ مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے بغیر اس کے مقتدی کی نماز نہ ہوگی یہ جماعت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ ہم اس مسئلہ



میں آپ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہت اچھا مگر یہ بتائیے کہ آپ میں سے ہر شخص گفتگو کرے گا یا کسی ایک شخص کو گفتگو کے لیے مقرر کیجیے گا۔ بولے ایک شخص کو مقرر کریں گے جو ہم سب کا نمائندہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ کسی کو نمائندہ بنا دیں گے تو پھر آپ کو بولنے کا حق باقی نہ رہے گا اور اس کی گفتگو آپ کی گفتگو قرار پائے گی۔ کہنے لگے جی ہاں اس کی گفتگو ہماری گفتگو ہوگی اور اس کی موجودگی میں ہمیں بولنے کا حق بھی نہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو جب یہ دو باتیں مسلم ہیں تو مناظرہ ختم ہو گیا اور آپ ہار گئے کیونکہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ امام مقتدیوں کی جانب سے بارگاہ الہی میں نمائندہ ہوتا ہے جب وہ قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہیں انہیں قرأت کرنے کا حق نہیں۔ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب سن کر وہ لوگ ساکت ہو گئے اور شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

تیسرا فرض رکوع ہے:۔ رکوع سے مراد یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم جھکا تو رکوع نہ ہو اور پورا یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

مسئلہ۔ کوزہ پشت آدمی جس کا گب رکوع کی حد تک پہنچ گیا ہو رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرے۔

چوتھا فرض سجدہ ہے:۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب حالتوں میں زیادہ قرب بندہ کو خدا سے بحالت سجدہ ہوتا ہے لہذا سجدہ میں زیادہ دعا کیا کرو۔

نماز کو برباد ہونے سے بچائیے

پیشانی کا زمین پر جمناسجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط ہے تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی اور پیٹ نہ لگا جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے



ناواقفیت کی بناء پر نمازیں برباد ہوتی ہیں عوام تو عوام خواص بھی اس میں گرفتار ہیں۔  
**مسئلہ**۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک  
 سے سجدہ کرے پھر بھی ناک کی فقط نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا  
 ضروری ہے۔

**مسئلہ**۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

**مسئلہ**۔ کسی نرم چیز پر جیسے گھاس، روئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی  
 یعنی اتنی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں  
 پیال بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کیونکہ پیشانی  
 اگر خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی جس کا  
 دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوا۔ کمائی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی  
 خوب نہیں دبتی لہذا نماز اس پر نہ ہوگی۔

**مسئلہ**۔ اگر کسی عذر جیسے ہجوم کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا تو جائز ہے اور بلا  
 عذر باطل ہے اور گھٹنے پر عذر اور بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔

**مسئلہ**۔ ہجوم کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ نماز میں اس کے ساتھ  
 شریک ہے تو جائز ہے اور اگر وہ دوسرا آدمی نماز ہی میں نہیں یا نماز میں تو ہے مگر وہ اپنی  
 الگ پڑھ رہا ہے تو جائز نہیں۔

**مسئلہ**۔ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگلی سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ  
 نہ ہو اور اگر بارہ انگلی سے کم نیچی ہے تو ہو گیا۔

**مسئلہ**۔ کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اور اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا تو سجدہ  
 ہو گیا ورنہ نہیں۔

پانچواں فرض قعدہ اخیرہ ہے:- نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک  
 بیٹھنا کہ اس میں التحیات تمامہ پڑھی جاسکے فرض ہے اور اسی بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں۔



چھٹا فرض خروج بھنعم ہے :- قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا خروج بھنعم کہلاتا ہے۔

**مسئلہ۔** قیام رکوع سجود قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے کہ پہلے قیام کرے پھر رکوع پھر سجود پھر قعدہ اخیرہ۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو رکوع جاتا رہا۔ اگر بعد میں قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یونہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع کیا پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

**مسئلہ۔** جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ جیسے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا نماز ہوگئی ورنہ نہیں۔

**مسئلہ۔** مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔

### نماز کے انچاس<sup>۳۹</sup> واجبات

تکبیر تحریمہ<sup>۱</sup> میں لفظ اللہ اکبر ہی ہونا۔ الحمد<sup>۸۳۲</sup> پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں پڑھنا کہ ہر آیت مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔ سورۃ<sup>۹</sup> ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَصَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ یا ایک دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا جو انتیس حروف پر مشتمل ہوں۔ نماز فرض<sup>۱۰</sup> میں "پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ الحمد<sup>۱۲</sup> اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و سنت دو ترک کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ الحمد



۱۳ کا سورت سے پہلے ہونا، ہر رکعت ۱۵ میں سورت سے پہلے ایک بار الحمد پڑھنا، الحمد ۱۶ سورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصلہ نہ ہونا آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔ قرأت ۱۷ کے بعد متصل رکوع کرنا ایک سجدے ۱۸ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا اس طرح کہ دونوں کے درمیان کوئی فرض فاصلہ نہ ہو۔ تعدیل ۱۹ ارکان یعنی رکوع، سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ قومہ ۲۰ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ ۲۱ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدہ ۲۲ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور فرض ۲۳ و وتر و سنن موكده میں قعدہ اولیٰ میں التحیات پر کچھ نہ بڑھانا۔ دونوں قعدوں ۲۴، ۲۵ میں پوری التحیات پڑھنا۔ اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پوری التحیات واجب ہے ایک لفظ بھی چھوڑے گا ترک واجب ہوگا اور لفظ السلام ۲۶، ۲۷ دو بار اور لفظ علیکم واجب نہیں اور وتر ۲۸ میں دعائے قنوت پڑھنا اور تکبیر قنوت ۲۹ اور عیدین کی چھ تکبیریں ۳۰، ۳۱ اور عیدین ۳۲ میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس ۳۸ تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا اور ہر جہری نماز میں امام کو جہر ۳۸ سے قرأت کرنا اور غیر جہری ۳۹ میں آہستہ۔ ہر واجب ۴۰ و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔ رکوع ۴۱ کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجدے ۴۲ کا دو ہی بار ہونا۔ دوسری رکعت ۴۳ سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار ۴۴ رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔ آیت ۴۵ سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا سہو ۴۶ ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔ دو ۴۷ فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ امام ۴۸ جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا سو قرأت ۴۹ کے تمام واجبات میں مقتدی کا امام کی متابعت کرنا ان واجبات میں سے کسی واجب کو اگر قصد ترک کرے گا تو نماز لوٹانا پڑے گی اور اگر کوئی واجب سہو ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔



## نماز کی نوے ۹۰ سنتیں

تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ بوقت تکبیر سر نہ جھکانا، تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا، اسی طرح تکبیر قنوت و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔ عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے، امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور سلام کہنا، جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت آواز بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ ہے بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا اس طرح کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثی بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر داہنی ہتھیلی رکھے بعض لوگ تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھیں۔ ثناء و تعوذ و تسمیہ و آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا۔ پہلے ثناء پڑھے پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو بلا وقفہ پڑھے تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثناء میں وَجَلَّ ثَنَاءُكَ نماز جنازہ کے غیر میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار تکبیر تحریمہ کے بعد جو احادیث میں آئے ہیں وہ سب نفل نماز کے لیے ہیں۔

**مسئلہ۔** امام نے بالجہر قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثناء نہ پڑھے اور اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھے۔

**مسئلہ۔** امام کو رکوع یا پہلے سجدے میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثناء پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور اگر قعدے یا دوسرے سجدے میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثناء پڑھے شامل ہو جائے۔



**مسئلہ**۔ نماز میں اعوذ و بسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں لہذا اعوذ اور بسم اللہ بھی اس کے لیے مسنون نہیں۔ البتہ جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت ادا کرے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔

**مسئلہ**۔ اعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے۔ سورۃ فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے قرأت خواہ سری ہو یا جہری مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔

**مسئلہ**۔ اگر سبحان اور اعوذ و بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے یوں ہی اگر سبحان پڑھنا بھول گیا اور اعوذ کو شروع کر دیا تو سبحان کا اعادہ ضروری نہیں۔

**مسئلہ**۔ عیدین میں تکبیر تحریمہ کے بعد سبحان پڑھے اور سبحان پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ چوتھی تکبیر کے بعد کہے اور رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے۔ آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

**مسئلہ**۔ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کر دے۔ اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے ل کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

**مسئلہ**۔ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی رکوع جزم پڑھے۔

**مسئلہ**۔ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی



ہے۔ جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور پہچانتا نہیں تو طویل کرنا افضل ہے کیونکہ یہ نیکی پر اعانت ہوگی لیکن اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔

**مسئلہ**۔ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدے سے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے نہ لوٹے گا تو گنہگار ہوگا۔

**مسئلہ**۔ رکوع میں پیٹھ خوب ہنچی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھیں تو ٹھہر جائے اور سر کو نہ جھکائے نہ اونچا رکھے بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کامل نہیں جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔

**مسئلہ**۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔

**مسئلہ**۔ رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کی ہوساکن پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے نہ دو کو بڑھائے۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور مقتدی کے لیے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ سجدہ کے لیے اور سجدے سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور سجدے میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَىٰ کہنا اور سجدے میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔

**مسئلہ**۔ سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور جب سجدے سے اٹھے تو پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔

**مسئلہ**۔ مرد کے لیے سجدے میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں جب



کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہو تو پیٹ رانوں سے اور کلائیوں زمین پر نہ بچھائے اور نہ کتے کی طرح کلائیوں رکھے۔

**مسئلہ۔** عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں سے زمین سے۔

**مسئلہ۔** دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے، دونوں سجدوں کے درمیان التیحات کی طرح بیٹھنا، یعنی بائیں بائیں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا، سجدے میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔ گرا یا نہ کیا تو نماز کا دہرانا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہوگا اور سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔

**مسئلہ۔** جب دونوں سجدے کرے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے اور کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ اب دوسری رکعت میں سبحان اور اعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بائیں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور داہنا قدم کھڑا کرنا اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے۔ عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بائیں بائیں پر اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔ شہادت پر اشارہ کرنا یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلے کی انگلی اٹھائے اور الہا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس



مسئلے پر مفصل بحث کی ہے اور بحث کو سمیٹتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ التحیات کے دوران انگشت شہادت نہیں اٹھانی چاہیے۔

(ارشادات مجدد ص ۱۶۹ نیز مکتوبات دیکھیے مکتوب نمبر ۲۱۳ دفتر اول حصہ پنجم)

مسئلہ - قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے۔ بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر البتہ اگر عذر ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ - دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے بیٹھا تھا اور التحیات بھی پڑھے بعد التحیات دوسرے قعدے میں درود شریف پڑھنا۔ درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔

مسئلہ - قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں اور کہیں درود شریف پڑھنا نہیں اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے اور درود شریف کے بعد دعا پڑھنا اور دعا کو عربی زبان میں پڑھے۔ دوسری زبان میں مکروہ ہے۔

مسئلہ - اپنے اور اپنے والدین اور اساتذہ کے لیے جب کہ وہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین کے لیے دعائے مانگے خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔

مسئلہ - مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ دُوبَارًا کہنا پہلے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف۔

مسئلہ - داہنی طرف سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ داہنا رخسار دیکھائی دے بائیں طرف میں بائیں۔

مسئلہ - سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔

مسئلہ - اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو دوسرا داہنی طرف پھیرے جب تک کلام نہ کیا ہو پھر بائیں طرف سلام کے اعادے کی حاجت نہیں اور اگر پہلے



میں کسی طرف منہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کر لے۔ اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلے کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔

**مسئلہ**۔ امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اس نے التحیات پوری نہ کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ التحیات کو پورا کر کے سلام پھیر دے۔

**مسئلہ**۔ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہیں ہوتا جب تک مقتدی خود سلام نہ پھیرے۔

**مسئلہ**۔ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔

**مسئلہ**۔ پہلی بار لفظ سلام کہنے ہی سے امام نماز سے باہر ہو جاتا ہے اگرچہ علیکم نہ کہے۔

**مسئلہ**۔ امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سلام سے بائیں طرف والوں کی۔ مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ وہ جماعت میں ہو نیز دونوں سلاموں میں کراما کا تبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لیے مقرر فرمایا ہے۔

**مسئلہ**۔ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس کی طرف والے مقتدیوں اور ان فرشتوں کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔

**مسئلہ**۔ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنی یا بائیں طرف پھر جائے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو نہ اگلی صف میں نہ پچھلی صفوں میں۔



## نماز کے مستحبات

حالت قیام میں سجدہ کی جگہ نظر کرنا اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدے میں ناک پر اور قعدہ میں گود کی طرف اور پہلے سلام میں داہنے شانے کی طرف اور دوسرے میں بائیں شانے کی طرف۔ جمائی آئے تو منہ بند کیے رہنا اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ اور اس سے بھی نہ رکے تو بحالت قیام داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور اگر قیام میں نہیں تو بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے یا دونوں صورتوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔

جمائی روکنے کا مجرب اور صحیح طریقہ :- جمائی روکنے کا مجرب اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ یہ خیال کرتے ہی جمائی رک جائے گی۔ انبیاء کرام کو جمائی اس لیے نہیں آتی تھی کہ اس میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے اور انبیاء کرام ہر اس چیز سے پاک ہوتے ہیں جس میں شیطانی مداخلت ہو۔ مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا جب تکبیر کہنے والا حیّ علی الفلاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہونا۔

**مسئلہ**۔ جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہہ لے تو امام نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ دونوں ہنچوں کے درمیان بحالت قیام چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ مقتدی کو امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔ سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

نماز فاسد کرنے والی چیزیں :- نماز فاسد کرنیوالی چیزیں یہ ہیں 'کلام' یہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے قصداً ہو یا خطاً یا سہواً۔

اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا



تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہوا کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔

**مسئلہ** - کلام میں قلیل اور کثیر کا فرق نہیں۔ ہر صورت میں نماز جاتی رہے گی اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیے ہو یا نہ ہو مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا۔ مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جایا ہوں کہا تو نماز جاتی رہی لیکن یہ خوب یاد رہے کہ وہی کلام نماز کو فاسد کرتا ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود سن سکے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو (بہر ایا شور و غل) اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اسی طرح قصداً کلام سے اس وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر التحیات نہ بیٹھ چکا ہو اور اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز ہوگئی لیکن مکروہ تحریمی۔

**مسئلہ** - سلام نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً پھیر دیا تو نماز جاتی رہی اور اگر بھول کر پھیرا تو نہ گئی۔ لیکن مکروہ تحریمی۔

**مسئلہ** - کسی شخص کو سلام کیا عداً یا سہواً نماز فاسد ہوگئی اور اگر بھول کر السلام کہا تھا اور علیکم نہ کہنے پایا تھا کہ یاد آ گیا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہیے اور خاموش ہو گیا تب بھی نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ** - مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔

**مسئلہ** - دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔

**مسئلہ** - نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوگئی۔

**مسئلہ** - کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُکَ اللہ کہا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر نمازی کو چھینک آئی اور کسی دوسرے نے یَرْحَمُکَ اللہ کہا اور



نمازی نے جواب میں آمین کہہ دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔

**مسئلہ** - نماز میں چھینک آئے تو خاموش رہے اور نماز سے فارغ ہو کر الحمد للہ کہہ لے اور اگر الحمد للہ کہہ لیا تو نماز میں حرج نہیں۔

**مسئلہ** - کسی نے آنے کی اجازت چاہی نمازی نے یہ ظاہر کرنے کے کو کہ نماز میں ہے زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

**مسئلہ** - خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یونہی بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

**مسئلہ** - اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جل جلالہ کہا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر رو د پڑھا تو نماز جاتی رہی جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواباً نہ کہا تو حرج نہیں۔

**لقمہ دینے کے مسائل:** - **مسئلہ** نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز جاتی رہی جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام ہو سب صورتوں میں لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ** - اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے۔ البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں تو نماز نہیں جائے گی۔

**مسئلہ** - فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔

**مسئلہ** - لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔



**مسئلہ**۔ آءِ اوہ اف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہو گئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔

**مسئلہ**۔ مریض کی زبان سے بے اختیار آءِ اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک، کھانسی، جمائی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلے معاف ہیں۔

**مسئلہ**۔ جنت دوزخ کی یاد میں مذکورہ الفاظ کہے تو نماز نہ جائے گی۔

**مسئلہ**۔ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حروف پیدا ہو جائیں جیسے اف، تف تو نماز جاتی رہے گی۔

**مسئلہ**۔ کھنکار میں جب دو حروف ظاہر ہوں جیسے اح تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ نہ عذر ہونے کوئی صحیح غرض اور اگر عذر سے مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے ہے جیسے آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لیے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

**عمل کثیر اور عمل قلیل**: عمل کثیر اور عمل قلیل کی تعریف یہ ہے کہ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے۔ اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔ عمل کثیر کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ نماز کے اعمال سے نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو اور عمل قلیل نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

**مسئلہ**۔ ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یونہی بحالت سجدہ ہاتھ یا گھٹنے ناپاک جگہ پر رکھے تو نماز فاسد ہو گئی۔



دو شخص گزرنا چاہتے ہوں اور سترے کے قابل کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے اور پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف گزر جائے پھر وہ جدھر سے اس وقت آیا تھا اسی طرف ہٹ جائے۔

**مسئلہ**۔ المسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔

## نماز کے تینتالیس ۴۳ مکروہاتِ تحریمی

کپڑے کی یاد اڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا ۲۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا۔ اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے اٹھایا ہو اور بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔ کپڑا لٹکانا ۳ مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔

**مسئلہ**۔ رومال یا شمال یا رضائی یا چادر یا کمبل کے کنارے دونوں مونڈھوں پر لٹکتے ہوں تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ لٹک رہا ہے تو ہرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانے میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ کوئی آستین ۴ آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن ۵ سمیٹے ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ خواہ پیشتر سے چڑھائی ہو یا نماز میں۔

**مسئلہ**۔ شدت ۶ کا پانچخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ**۔ نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر پانچخانہ یا پیشاب یا ریح کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے کہ قضائے حاجت مقدم



ہے۔ اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز میں یہ جانے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی جائے تو گناہ گار ہوا۔

**مسئلہ** - جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہوگئی۔ کنکریاں ۹ ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت پورے طور پر سنت طریقہ سے سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے۔ اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی ضرورت پڑے۔ انگلیاں چٹکانا ۱۰، انگلیوں کی قینچی باندھنا ۱۱، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جبکہ کسی ضرورت کے لیے ہوں۔

**مسئلہ** - کمر پر ہاتھ رکھنا ۱۲، ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا ۱۳، مکروہ تحریمی ہے کل چہرا پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے صرف کتکیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے اور آسمان کی طرف نظر اٹھانا ۱۴، بھی مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ** - التحیات ۱۵، یا سجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا ۱۶، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے یوں ہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ ۱۷

**مسئلہ** - کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۸، پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو ۱۹، ناک اور منہ کو چھپانا ۲۰،



اور بے ضرورت کھنکارنا لکنا ۲۱ نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو کوئی حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اور روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنیا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے یا آستین سے منہ چھپا لے۔ قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ ۲۲

شیطانی تھوک سے اپنے منہ کو بچائیے:-

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں کسی کو جماہی آئے جہاں تک ممکن ہو روکے بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہوتا ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی جیسے کہ پیشتر بیان کیا جا چکا ہے علماء کرام نے اس کو مجرب بتایا ہے۔

تصویر کے احکام:-

مسئلہ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ۲۳ ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ ایسا کپڑا پہننا جائز ہے۔ یونہی ۲۴ نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود ۲۵ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع نہ ہو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یوں ہی ۲۶ نمازی کے آگے یا داہنے ۲۷ یا بائیں ۲۸ تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس پشت ۲۹ ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے داہنے بائیں معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش۔ اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں اور



اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ دریا وغیرہ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔  
**مسئلہ**۔ اگر تصویر ذلت کی جگہ پر ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ  
 فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیہ پر زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر  
 مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس میں نماز میں کراہت آئے جب کہ سجدہ اس  
 پر نہ ہو۔

**مسئلہ**۔ جس تکیہ پر تصویر ہو اسے منسوب کرنا پڑا ہو انہ رکھنا تصویر کے اعزاز  
 میں داخل ہے اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔

**مسئلہ**۔ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا  
 انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دانے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر  
 ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے  
 یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ پر تصویر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔

**مسئلہ**۔ تصویر سرکٹی یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو جیسے کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر تھی اس  
 پر روشنائی پھیر دی یا اس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا۔ تو ان صورتوں میں  
 کراہت نہیں۔

**مسئلہ**۔ تصویر کا صرف چہرہ مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے اگر آنکھ یا  
 بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم:-

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز  
 میں کراہت نہیں یہی حکم نوٹ اور روپے کا ہے۔

**مسئلہ**۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے پھر اس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن لیا جس  
 سے تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔

کراہت تصویر کے شرائط و مراتب:-



تصویر سے کراہت پیدا ہونے کی تین شرطیں ہیں (۱) چھوٹی نہ ہو (۲) موضع اہانت میں نہ ہو (۳) اس پر پردہ نہ ہو۔ جب یہ تینوں شرطیں پائی جائیں گی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر نمازی کے آگے قبلے کو ہو پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو اس کے بعد کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردے پر۔

یہ سب احکام:- تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، بشرطیکہ تصویر پڑی نہ ہو اور اس کو اعزاز کے ساتھ رکھا جائے اور اگر موضع اہانت میں ہو یا چھوٹی ہو تو ان کا ہونا رحمت کے فرشتوں کی آمد کے لیے مانع نہیں۔ چنانچہ روئے اشرفی اور دیگر سکے کی تصویروں کا یہی حکم ہے لیکن یہ یاد رہے کہ مذکورہ احکام تصویر رکھنے کے ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا بہر حال حرام ہے اس میں چھوٹی بڑی کا فرق نہیں۔

**مسئلہ۔** الثالث قرآن مجید ۳۰ پڑھنا، کسی واجب کو ترک کرنا ۳۱ مکروہ تحریمی ہے جیسے رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یونہی قومہ و جلسے میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدے کو چلا جانا، قیام ۳۲ کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا ۳۳، امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا ۳۴ یا اس سے پہلے سراٹھانا۔

**مسئلہ۔** صرف ۳۵ پانچ ماہ تہ بند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا نہیں تو معافی ہے۔

**مسئلہ۔** امام ۳۶ کا کسی آنے والے کے لیے نماز کو طویل کرنا مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مد نظر ہو۔ جلدی ۷۳ میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں داخل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے۔



**مسئلہ -** غصب ۳۸ کی ہوئی زمین پر یا پرانے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جوتے ۳۹ ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر ۴۰ کا سامنے ہونا اگر نمازی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ -** کفار ۴۱ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔

**مسئلہ -** الٹا کپڑا پہن ۴۲ کریا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا ۴۳ اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا بشرطیکہ اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو جس سے سینہ کھلا رہے اور اگر نیچے کرتا وغیرہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

یاد رکھیے جو نماز کسی مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھی جائے تو گناہ ہوگا۔

### نماز کے مکروہاتِ تنزیہی

سجدے ایارکوع میں بلا جواز تین تسبیح سے کم کہنا۔ حدیث میں اسی کو مرغ کی ٹھونگ مارنا فرمایا۔ ہاں تنگی وقت یا ریل کے چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ کام کاج ۲ کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

**مسئلہ منہ ۳** میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر قرأت سے مانع ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن شریف کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ سستی ۴ سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجہ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے۔

**مسئلہ -** نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے۔

**مسئلہ -** پیشانی ۵ سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ ان کی وجہ



سے نماز میں تشویش نہ ہوتی ہو اور اگر تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف وہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چھڑانا چاہیے تاکہ ریا نہ آنے پائے یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو پونچھنا ضروری ہے تاکہ مسجد کی بے حرمتی نہ ہو۔

**یاد رکھیے:**۔ **مسئلہ** نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے۔ نماز فرض ہو خواہ نفل دل میں شمار رکھنا چاہیے اور پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں۔ مگر خلاف اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔

**مسئلہ**۔ ہاتھ ۷ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ نماز میں ۸ بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دامن ۹ یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے جب کہ دو ایک بار ہو اور پنکھا جھلنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

**مسئلہ**۔ کپڑا ۱۰ احد معتاد سے زیادہ دراز رکھنا دامنوں اور پانچوں میں زیادتی یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں زیادتی یہ ہے انگلیوں سے نیچے ہوں اور عمامے میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں اس کا شملہ دے۔ انگڑائی ۱۱ لینا اور بالقصد ۱۲ کھانسنایا کھنکارنا ۱۳ مکروہ ہے اور نماز میں تھوکننا ۱۴ بھی مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ مقتدی ۱۵ کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ جبکہ اگلی صف میں جگہ



موجود ہو اور اگر صرف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں۔

**مسئلہ**۔ فرض ۱۶ کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ یونہی سورت ۱۷ کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ سجدے ۱۸ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے ۱۹ وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھنا بلا عذر مکروہ ہے۔ رکوع ۲۰ میں سر کو پشت سے اونچا نیچا کرنا مکروہ ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ وَ سُبْحَانَ ۲۱ اور آمین زور سے کہنا اور اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ بغیر عذر ۲۳ دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، رکوع ۲۴ میں گھٹنوں اور سجدوں ۲۵ میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ عمادے ۲۶ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا زمین ۲۷ سے سر پر رکھ لینا مکروہ ہے۔ آستین ۲۸ کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کر لے تو حرج نہیں۔

**مسئلہ**۔ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا تنہا نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے اور امام و مقتدی کو مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ داہنے ۳۰ بائیں جھومنا مکروہ ہے اور کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا کبھی دوسرے پر مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے۔ اٹھتے وقت ۳۱ آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدے کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے۔ نماز ۳۲ میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے سے خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔

**مسئلہ**۔ سجدہ ۳۳ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔

یاد رکھیے:۔ بھوں یا مچھر یا کھٹل جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ عمل کثیر تک نوبت نہ پہنچے۔



**مسئلہ -** امام ۳۴ کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں کیا (اگر پیر ہی محراب سے باہر ہو یا نصف سے زائد پیر باہر ہوں) یا امام تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔

خوب یاد رکھیے:۔ امام ۳۵ کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اگر پیر درے سے باہر ہیں تو حرج نہیں۔ اسی طرح ۳۶ پہلی جماعت کے امام کو مسجد کے گوشے و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اس کے لیے سنت یہ ہے کہ بیچ مسجد میں کھڑا ہو اور اسی بیچ کا نام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر بیچ چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر حصے ہوں تو مکروہ ہے۔

**مسئلہ -** امام ۳۷ کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے (اگر اس کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو حرج نہیں) بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو مکروہ تنزیہی ورنہ تحریمی ہے۔ امام ۳۸ نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ ہے۔

**مسئلہ -** کعبہ ۳۹ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں ترک تعظیم لازم آتی ہے اگر مسجد میں جگہ نہیں رہتی تب چھت پر نماز جائز ہے۔

**مسئلہ -** مسجد ۴۰ میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے مکروہ ہے۔ تلوار ۴۱ وغیرہ حائل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ مضائقہ نہیں۔

**مسئلہ -** جلتی ۴۲ آگ نمازی کے آگے ہونا مکروہ ہے شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ ہاتھ ۴۳ میں کوئی ایسا ہو جس کے روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو جائے گی تو مکروہ نہیں۔ سامنے ۴۴ پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ



مظنہ نجاست ہو مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ سجدے ۴۵ میں ران پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بغیر عذر حکمی پتو اڑانا مکروہ ہے مگر عورت سجدے میں ران پیٹ سے ملائے گی اس کے لیے مکروہ نہیں۔  
**مسئلہ**۔ قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدے میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ**۔ ایسی ۴ چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ اسی طرح نماز کے لیے دوڑنا ۴۸ بھی مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ عام راستہ ۴۹، کوڑا ۵۰، ڈالنے کی جگہ، کیلا ۵۱، قبرستان ۵۲، غسل خانہ ۵۳، حمام ۵۴، نالہ ۵۵، مویشی خانہ ۵۶ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، اصطبل ۵۷، پائخانہ کی چھت ۵۷ اور صحرا میں بلاسترے کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان سب مقامات میں نماز مکروہ ہے۔

**مسئلہ**۔ قبرستان میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کراہت اس وقت ہے جبکہ قبر سامنے ہو۔ نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شے سترے کی مقدار حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر داہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔

**مسئلہ**۔ ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے بشرطیکہ اس میں کھیتی نہ ہو ورنہ راستے پر پڑھے۔ کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے جس کی وجہ سے اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔

نماز توڑنا کب جائز ہے؟ سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جبکہ ایذا کا صحیح اندیشہ ہو۔ یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کو پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرانے ایک درہم کے



نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چوراچکالے بھاگا تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

نماز توڑنا کب مستحب ہے؟ پانچخانہ پیشاب معلوم ہو یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ نماز کے لیے مانع نہ ہو تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت و جماعت فوت نہ ہو جائے اور پانچخانہ پیشاب کی حالت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔

نماز توڑنا کب واجب ہے:- کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو کسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا کوئی آگ سے جل جائے گا یا کوئی اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہو تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جبکہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔

ماں باپ کی عظمت:- ماں باپ کی عظمت شریعت نے یہ رکھی ہے کہ اگر بیٹا نفل نماز پڑھ رہا ہو اور انہیں یہ معلوم نہیں تو ایسی حالت میں اگر وہ بیٹے کو پکاریں تو اس کو حکم ہے کہ نماز توڑ کر ان کو جواب دے۔

### نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

با وضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلے کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اغل بغل پھر شاہ پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ



(ترجمہ) اے اللہ میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ تو ہر اس صفت سے پاک ہے جو تیری شان کے لائق نہیں اور میں تیری حمد کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت سب پر بلند ہے اور وجود میں تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پھر تعوذ پڑھے یعنی **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے۔

**تعلیمات :- (۱) قرآن پاک کی قرأت شروع کرنے سے پیشتر اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** پڑھنا نماز میں سنت ہے اور بیرون نماز واجب ہے۔ قرأت سے پیشتر اس کے پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ قرأت شروع کرنے والے کو شیطان کا واقعہ یاد آجائے اور وہ یہ سمجھ لے کہ شیطان فرشتوں میں معظم اور ممتاز ہونے کے باوجود بارگاہ الہی سے مردود اس لیے ہو گیا کہ اس نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی تھی اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے یاد آنے سے قرأت کرنے والا اس نیت سے قرأت کرے گا کہ قرآن پاک میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو بجالائے اور جن کی ممانعت کی گئی ہے ان سے بچتا رہے کہ رب کی مخالفت میں گرفتار نہ ہو ورنہ مخالفت سے شیطان کی طرح مردود ہو جائے گا اور شیطان کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔ (۲) چونکہ بندے کے دل میں شیطانی خطرات اور وسوسے آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے اس کا قلب پراگندہ رہتا ہے اور پراگندگی کی وجہ سے کلام الہی کی حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔ نظر برآں اس کو حکم دیا گیا کہ قرأت سے پیشتر ان کلمات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہو جائے تاکہ کلام الہی کی حلاوت اپنے اندر محسوس کر سکے۔ (۳) قرآن کریم کے ہر ہر کلمے میں حقائق و معارف کے دفتر ہیں جن تک اسی قلب کی رسائی ہو سکتی ہے جو شیطانی خیالات اور وسوسوں سے پاک اور انفاس حق کی خوشبو سے معطر ہو اور یہ دونوں چیزیں تعوذ میں مضمحل ہیں۔ اسی واسطے شروع قرأت



میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی واسطے یہ کلمات بہ نسبت کلمہ لعنت شیطان پر زیادہ شاق گزرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب کوئی مومن شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان اس کو مخاطب کر کے یوں کہتا ہے کہ تو نے ایک ملعون پر لعنت کی اور جب مومن اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے تو نے میری پیٹھ توڑ دی کیونکہ بندہ ان کلمات کے ذریعے سے قادر مطلق کی پناہ میں آجاتا ہے۔

شیطان سے محفوظ رہنے کا صحیح طریقہ:-

حدیث میں ہے جو شخص دن میں دس مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو اس شخص سے شیطان کو دفع کرتا رہتا ہے۔ جلیل القدر صحابی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سب و شتم کرنے لگے اور اس میں حد سے گزر گئے تو رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اس کو یہ کہہ لیں تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (جو شیطان کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے) وہ کلمہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دعا گو بنائیے:-

عظیم القدر صحابی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے اور سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو اس کے لیے شام تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو درجہ شہادت پائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ عمل کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے پھر تسمیہ پڑھے یعنی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ تعلیمات (۱) یہ قرآن پاک کی مستقل ایک آیت ہے کسی سورت کا جزو نہیں۔ سورتوں میں فصل اور امتیاز کرنے کے لیے اس کو نازل کیا گیا تھا۔ بیرون نماز جب کسی سورت کو ابتداء سے پڑھے تو شروع میں اس کا پڑھنا مسنون ہے اور اگر درمیان سے پڑھے تو اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ (۲) اس کے نزول سے پیشتر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطوط وغیرہ کے شروع میں بِاسْمِکَ اللّٰهُمَّ لکھوایا کرتے تھے پھر جب آیت اِزْکُبُوْا فِیْہَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِیْہَا وَمُرْسُہَا نازل ہوئی تو آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ لکھوانا شروع کر دیا پھر آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنِ نازل ہوئی تو آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لکھوانے لگے پھر جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھوانا اختیار فرمایا (۲) اور اس کی خیر و برکت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر امر ذی شان کو اس سے شروع کیا جائے تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ دنیوی اور اخروی برکتیں عطا فرمائے اور اگر اس سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت رہے گا۔ (۴) بعض عارفین نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ۹۹ مشہور ناموں سے بہت سے نام ایسے ہیں جن کے اول میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حروف میں سے کوئی حرف ہے جیسے بَصِیْرٌ - سَمِیْعٌ - مَا لِکَ - اللّٰهُ لَطِیْفٌ - ہَادِیٌّ - رَزَّاقٌ - عَظِیْمٌ - نَافِعٌ وغیرہ پس کسی کام کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرنا ان تمام ناموں سے شروع کرنا قرار پاتا ہے اور ان تمام ناموں کے اثرات حاصل ہو جاتے ہیں اس واسطے بِسْمِ اللّٰهِ شریف کے پڑھنے سے طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جن کو سن کر لوگ متحیر ہو جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی



تعداد کے برابر تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں اور جب کشتی پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تا کہ اس وقت سے نکلنے تک تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں۔ بادشاہ روم نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ میرے سر میں درد ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا تو میرے لیے کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹوپی بھیج دی۔ بادشاہ روم جب اس کو سر پر رکھتا درد بند ہو جایا کرتا تھا اور جب اتارتا تو پھر ہونے لگتا۔ یہ چیز اس کے لیے تعجب خیز ہوئی تو اس نے ٹوپی کی تفتیش کی اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی ہوئی تھی۔ اب سمجھا کہ اسی کی برکت سے درد بند ہو جاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ محبوب خدا تاجدار دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرے سامنے سب جنتیں پیش کی گئیں تو میں نے ان کے اندر چار نہریں دیکھیں۔ ایک پانی کی، دوسری دودھ کی، تیسری شراب کی، چوتھی شہد کی۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کہاں سے آرہی ہیں اور کہاں جا رہی ہیں۔ جبرئیل امین نے عرض کی حوض کوثر میں جا رہی ہیں اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ کہاں سے آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیجئے تا کہ وہ آپ کو بتادے یا دکھادے چنانچہ آپ نے عرض کی تو ایک فرشتہ حاضر ہوا اور محبوب خدا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اس نے عرض کیا کہ آنکھیں بند فرمائیے آپ نے آنکھیں بند فرمائیں۔ پھر اس نے عرض کیا کھول دیجیے آپ نے کھول دیں۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں کھولنے کے بعد میں ایک درخت کے پاس تھا اور میں نے سپید موتی کا ایک قبہ دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس میں قفل لگا ہوا تھا وہ قبہ اس قدر بڑا تھا کہ اگر تمام جن و انس اس پر بٹھائے جائیں تو ایسے معلوم ہو جیسے کسی پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہوا ہے میں نے دیکھا کہ یہ چاروں نہریں اس قبہ کے نیچے سے نکل رہی ہیں جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو وہ فرشتہ بولا کہ اس قبہ میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ میں نے کہا



کس طرح داخلہ ہو جب کہ اس کا دروازہ مقفل ہے اور میرے پاس چابی نہیں۔ فرشتے نے عرض کیا اس کی چابی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے چنانچہ میں نے اس قفل سے قریب ہو کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا تو وہ قفل فوراً کھل گیا پھر میں قبة میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چاروں نہریں اس قبة کے چاروں گوشوں سے نکل رہی ہیں اور میں نے دیکھا کہ اس قبة کے چار گوشوں پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی ہوئی ہے پانی کی نہر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحِیْمِ سے اور دودھ کی نہر اللہ کی ہا سے اور شراب کی رحمن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے نکل رہی ہے۔ تب معلوم ہوا کہ ان نہروں کی اصل بِسْمِ اللّٰهِ سے ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب تمہاری امت میں سے جو شخص خلوص قلب کے ساتھ ان تینوں اسماء کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر مجھے یاد کرے گا تو اس کو ان چاروں نہروں سے سیراب فرماؤں گا۔ پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آہستہ آمین کہے اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت جو تین کے برابر ہو۔

### الحمد شریف کا مختصر تذکرہ

اس کو سورۃ فاتحہ بھی کہتے ہیں اس میں سات آیتیں ستائیس کلمے ایک سو چار حروف ہیں۔ سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے اس واسطے بزرگان دین مختلف طریقوں سے لکھ کر مریضوں کو پلواتے ہیں سے بفضلہ شفا حاصل ہوتی ہے اس کی عظمت کا کچھ اندازہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے ہو سکتا ہے جو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ سورت توریت شریف میں ہوتی تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم یہودیت اختیار نہ کرتی اور اگر انجیل شریف میں ہوتی تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نصرانیت اختیار نہ کرتی اور اگر یہ سورت زبور میں ہوتی تو داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم مسیح نہ کی جاتی اور جو مسلمان اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پورے قرآن کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور



جملہ مومنین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب پائے گا۔

دعاء قبول کرانے کا صحیح طریقہ:-

سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعائے مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔

الحمد شریف کا ترجمہ:- **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** ط سب خوبیاں اللہ کو جو

پروردگار ہے سارے جہان والوں کا **الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** بہت مہربان رحمت والا

**مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ** ط روز جزا کا مالک **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** ط ہم

تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں **اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** ہمیں سیدھا راستہ

چلا۔ **صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** ان کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا

**غَيْرِ الْمَفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ** ط نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے

ہوؤں کا۔

### سورۃ فاتحہ کے مضامین

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء۔ ربوبیت۔ رحمت۔ مالکیت۔ استحقاق

عبادت۔ توفیق خیر بندوں کی ہدایت۔ توجہ الی اللہ۔ اختصاص عبادت۔ استعانت۔

طلب رُشد۔ آداب دعا۔ صالحین کے حال سے موافقت۔ گمراہوں سے اجتناب و

نفرت۔ دنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزا اور جزا کا مصرح و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل

کا اجمالاً۔

**مسئلہ**۔ ہر ذی شان کام کے شروع میں بسم اللہ شریف کی طرح حمد الہی بھی بجا

لانا چاہیے۔

**مسئلہ**۔ کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے جمعے کے خطبے میں اور کبھی مستحب جیسے

نکاح کے خطبے میں اور دعا میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت موکدہ جیسے چھینک

آنے کے بعد **رَبِّ الْعَالَمِينَ** میں تمام کائنات کے حادث و محتاج ہونے کی طرف اور



اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم، ازلی۔ ابدی، حی و قیوم، قادر و علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رَبِّ الْعَالَمِينَ مستلزم ہے ان دو لفظوں میں علم الہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ میں ملک کے ظہور نام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں ہو سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اس کے لیے انتہا ہے پس دنیا کے سلسلے کو ازلی ابدی کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزا کا دن ہے اس سے معلوم ہوا کہ تناخ باطل ہے ذات و صفات کا ذکر کرنے کے بعد اِيَّاكَ نَعْبُدُ فرمانے میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے اور اس میں رد شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لیے نہیں ہو سکتی۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہوا یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام و اجبات وغیرہ سب اعانت الہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہیے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں باطل عقیدہ ہے۔ کیونکہ مقربان حق کی امداد امداد الہی ہے۔ استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو ان لوگوں نے سمجھے تو قرآن پاک میں اِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (مدد طلب کرو صبر اور نماز میں) کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں دعا کی تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد دعا میں مشغول ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ سے مراد اسلام ہے یا قرآن یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق یا خود حضور یا حضور کے آل و اصحاب مراد ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اہل سنت کا راستہ ہے جو اہل بیت و اصحاب



اور سنت و قرآن اور سوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں صِرَاطُ الدِّينِ اَنْعَمَتْ عَلَيْهِمْ پہلے جملہ کی تفسیر ہے کہ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ سے طریقِ مسلمین مراد ہے اس سے بہت مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ میں داخل ہیں غَيْرِ الْمَفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ میں اس امر کی ہدایت ہے کہ طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کی رسم و راہ ان کی وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ الْمَفْضُوبِ عَلَيْهِمْ سے یہود اور الضَّالِّينَ سے نصاریٰ مراد ہیں۔

### امین

یہ لفظ نہ صرف الْحَمْدُ شَرِيفٌ بلکہ قرآن پاک ہی کا جزو نہیں۔ الحمد شریف پڑھنے والے کے لیے اختتام پر اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح ہر دعا کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کے کہنے کے لیے جنت کا ایک درجہ لکھا جاتا ہے۔ پھر الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور دوسری طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ نکھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا عظمت والا رب سب برائیوں سے پاک ہے) پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے (اس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ اس کی حمد قبول فرمائے جس نے اس کی حمد کی) اگر منفرد ہو تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ ہمارے رب تیرے لیے حمد ہے) پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف



پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلے کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا بلند مالک سب برائیوں سے پاک ہے) پھر سر اٹھائے اس کے بعد ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلے کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور پہلے کی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر ہنچوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قرأت شروع کر دے پھر پہلے کی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور التَّحِيَّات پڑھے اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو اور پہلے کی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورت نہ ملائے۔

التَّحِيَّاتِ كَا تَرْجَمَهُ:-

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ تَمَامُ قَوْلِي عِبَادَتِي لِلّٰهِ لِي لِي هِيَ وَالصَّلَاةُ وَتَمَامُ بَدَنِي عِبَادَتِي هِيَ وَالطَّيِّبَاتُ وَتَمَامُ مَالِي عِبَادَتِي هِيَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔



## التحيات کا تاریخی حال

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب شب معراج بارگاہ الہی میں حاضر ہوئے تو بطور درباری آداب کے آپ نے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ عرض کیا تھا اس کے جواب میں مولا تعالیٰ نے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فرمایا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین کلمات عرض کیے تھے مولا تعالیٰ نے بھی جواب میں تین کلمات ارشاد فرمائے یعنی التحیات کے جواب میں سلام فرمایا جو امت کے ساتھ مخصوص ہے۔ سابقہ امتوں میں سے کسی کو نہیں دیا گیا اور الصَّلَوَاتُ کے جواب میں رَحْمَةُ اللَّهِ فرمایا اور الطَّيِّبَاتُ کے جواب میں بَرَكَاتُهُ فرمایا۔ معراج کے دولہا سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہا جس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اول آپ کا کرم کہ اللہ تعالیٰ کے سلام میں آپ نے عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہہ کر تمام انبیاء ملائکہ اولیا اور سب نیک بندوں کو شریک فرمایا۔ دوم آپ کی انتہائی شفقت یہ کہ اپنے گنہگار امتیوں کو اس موقع پر فراموش نہیں فرمایا بلکہ ان پر انتہائی کرم یہ ہوا کہ عَلَيْنَا کہہ کر اپنے دامن رحمت میں لے کر اپنے ساتھ ذکر فرمادیا۔ نیک بندوں کی طرح علیحدہ ذکر نہیں کیا۔ گناہ گار امتیوں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور تھا جیسی تو عَلَيْنَا فرمادیا جو جمع کے لیے آتا ہے اور اگر گناہ گاروں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور نہ ہوتا تو عَلَيْنَا کی جگہ عَلَيَّ فرماتے جو واحد کے لیے آتا ہے جب محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شفقت و کرم سے اللہ تعالیٰ کے سلام میں اپنے ساتھ سب کو شریک کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خلقِ عظیم اور کرمِ عظیم سے بہ الہام خداوندی متاثر ہو کر ساتوں آسمان کے فرشتوں میں سے ہر ایک نے اور ساتوں آسمان سے اوپر رہنے والے فرشتوں میں سے ہر ایک نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا



إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، اب یہ بات ظاہر ہوگئی کہ التَّحِيَّاتُ کے بعض کلمات اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے ہیں اور بعض کلمات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض فرشتوں کے لیکن نمازی التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اس ارادے سے کہے کہ وہ بارگاہ الہی میں ان کلمات کے ذریعے سے خود آداب بجالا رہا ہے یہ ارادہ نہ کرے کہ میں حضور کے پیش کردہ آداب کی نقل کر رہا ہوں اور السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنے کی نیت سے کہے اس ارادہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے سلام کی نقل کر رہا ہوں بلکہ ان کلمات کے کہنے سے پہلے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت پاک کا دل میں تصور کرے پھر اس کی جانب متوجہ ہو کر بذریعہ ان کلمات کے خشوع اور خضوع کے ساتھ سلام پیش کرے اور السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہتے وقت بھی یہ نیت نہ کرے کہ حضور کے ارشاد فرمودہ کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ یہ نیت کرے کہ ان کلمات کے ذریعے سے اپنے لیے اور تمام نیک بندوں کے واسطے سلامتی کی دعا کر رہا ہوں اور اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ کہتے وقت یہ نیت نہ کرے کہ فرشتوں کے کہے ہوئے کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ خود الوہیت اور رسالت کی گواہی دینے کی نیت سے کہے پھر التحیات کے بعد درود شریف پڑھے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ۝ (ترجمہ) اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجا ہمارے سردار ابراہیم پر اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا



اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ" (ترجمہ) اے اللہ برکت دے ہمارے سردار محمد کے لیے اور ہمارے سردار محمد کی آل کے لیے جیسے کہ تو نے برکت دی تھی ہمارے سردار ابراہیم کے لیے اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل کے لیے بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔

سوال۔ ان دونوں درودوں میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ذکر کیا دیگر انبیاء علیہم السلام کا نام ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ جواب: معراج سے واپسی میں چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور پر نور سے فرمایا تھا کہ اپنی امت سے میرا سلام فرما دیجیے گا نظر برآں اس نوازش بیکراں اور عزت افزائی فراواں کی مکافات کرنے کے لیے درود شریف میں ان کا نام پاک رکھ دیا گیا کہ امت اپنے محسن کی یاد سے نماز میں بھی غافل نہ رہے۔

### درود شریف کی خصوصیت :-

بارگاہ الہی میں درود شریف کی خصوصیت اس قدر ہے کہ ہر شخص کے قیاس میں نہیں آسکتی سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس کے دو بازو ہیں اتنے بڑے کہ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوقات کی تعداد کے برابر اس کے پر ہیں جب میری امت کا کوئی مرد یا عورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ دریائے نور میں غوطہ لگاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے پھر نکل کر دونوں بازوؤں کو جھاڑتا ہے تو ہر پر سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان قطرات سے پیدا شدہ مخلوقات کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والے کے لیے تا قیامت دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

مسئلہ۔ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود







كثيْرًا اے اللہ بے شک میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے وَاِنَّهٗ لَآ يَغْفِرُ  
 الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور بے شک گناہوں کو تو ہی معاف فرماتا ہے فَا غْفِرْ لِي مَغْفِرَةً  
 مِنْ عِنْدِكَ تو مجھے معاف فرمادے اپنے کرم سے وَاَرْحَمْنِي اور مجھ پر رحم فرما۔  
 اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کیونکہ تو مغفرت فرمانے والا اور رحمت فرمانے والا  
 ہے یا یہ دعا پڑھے رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ اے میرے مالک مجھے نماز کا  
 پابند رکھ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي اور میری اولاد کو رَبَّنَا وَتَقْبَلْ دُعَاۗءِ اے ہمارے مالک  
 اور قبول فرمائے دعا کو رَبَّنَا اغْفِرْ لِي اے ہمارے مالک میری مغفرت فرمادینا  
 وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کی وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور سب مسلمانوں کی يَوْمَ يَقُوْمُ  
 الْحِسَابُ جس دن حساب ہو۔

مسئلہ۔ جو چیزیں عادتاً محال ہیں جیسے پہاڑ کا سونا ہو جانا یا بوڑھے کا جوان ہو  
 جانا یا جو چیزیں شرعاً محال ہیں جیسے مخلوقات میں انبیاء اور ملائک کے ماسوا کا معصوم  
 ہونا۔ ان کی دعا کرنا حرام ہے۔ مثلاً کوئی یہ دعا کرے کہ اے اللہ اس پہاڑ کو سونا  
 کر دے یا میری بوڑھی بیوی کو جوان کر دے یا مجھے معصوم بنا دے تو یہ حرام ہے۔

کبھی نہ بھولے گا

کہ معصوم ہونا نبی اور فرشتے کا خاصہ ہے ان کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو  
 انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا جیسے بعض لوگ سمجھتے ہیں گمراہی ہے اور اکثر لوگ بچوں کو  
 معصوم کہہ دیا کرتے ہیں بچوں پر اس لفظ کے بولنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد:-

داہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلْسَلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے پھر بائیں  
 طرف۔ اس کا ترجمہ یہ ہے تم پر سلامتی ہوتی رہے اور اللہ کی رحمت۔ نماز پڑھنے کا یہ  
 طریقہ جو ہم نے بیان کیا امام یا تہامرد کے پڑھنے کا ہے۔ مقتدی کے لیے اس کی بعض



باتیں جائز نہیں مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ یا کوئی اور سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض باتوں میں مستثنیٰ ہے۔ مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدے کی حالت اور قعدہ کی صورت میں جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔

اس طریقہ نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں، بعض واجب، بعض سنت، بعض مستحب ہر ایک کی تعریف۔

یاد رکھیے:-

- ۱۔ فرض کی تعریف:- فرض وہ فعل ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔
- ۲۔ واجب کی تعریف:- واجب وہ فعل ہے کہ اس کا قصداً ترک کرنا گناہ اور ترک کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے اور سہواً ترک ہو تو سجدہ سہولاً لازم آتا ہے۔ اس کا ایک بار چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار گناہ کبیرہ ہے۔
- ۳۔ سنت مؤکدہ کی تعریف:- وہ فعل ہے کہ اس کا ترک کرنا برا اور کرنا ثواب اور نادرأ ترک پر عتاب اور ترک کی عادت پر استحقاق عذاب ہے۔
- ۴۔ سنت غیر مؤکدہ کی تعریف:- وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو موجب عتاب نہیں لیکن ناپسند ہوتا ہے۔
- ۵۔ مستحب کی تعریف:- وہ فعل ہے جس کا کرنا ثواب ہو اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہ ہو۔

۶۔ مباح کی تعریف:- وہ فعل ہے جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو یعنی نہ ثواب نہ عذاب۔

۷۔ حرام کی تعریف:- وہ فعل جس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے بچنا فرض و ثواب ہے۔

۸۔ مکروہ تحریمی کی تعریف:- وہ فعل ہے کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار



اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۹۔ مکروہ تنزیہی کی تعریف:۔ وہ فعل جس کا کرنا شریعت کے نزدیک پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر عذاب کی وعید ہو۔

۱۰۔ اساءت کی تعریف:۔ وہ فعل ہے جس کا کرنا برا ہو اور نادرا کرنا والا مستحق عتاب اور التزام کے ساتھ کرنے پر استحقاق عذاب ہو۔

۱۱۔ خلاف اولیٰ کی تعریف:۔ وہ فعل ہے کہ اس کا نہ کرنا اچھا ہو اور کرنے میں کچھ مضائقہ و عتاب نہ ہو۔

### نماز اشراق

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر الہی میں مشغول رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو گیا پھر اس نے دو رکعت نفل پڑھے تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔ نماز اشراق دو رکعت نفل ہیں جو فجر کی نماز کے بعد مسجد میں سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے یعنی سورج کے پورے نکل آنے پر (تقریباً بیس منٹ کے بعد) پڑھے جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے اور دوسری رکعت میں آمن الرسول آخر تک پڑھے۔ اگر یہ آیات یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں وہی پڑھ لے اور اس کے بعد دعا کرے۔ مستورات تمام نوافل و فرائض اپنے گھر ہی میں ادا کریں۔ مسجد کا ثواب انہیں گھر ہی میں مل جائے گا۔

نماز چاشت:۔ حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی ۱۲ رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اور جو چاشت کی ہمیشہ دو رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں (الترمذی ابن ماجہ) نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال سے پہلے



تک ہے۔ (نصف النہار شرعی تک ہے) نماز اوّابین کی زیادہ سے زیادہ بیس اور کم سے کم چھ رکعت نفل ہیں یہ نوافل بھی باعث برکت اور موجب رحمت ہیں۔

نماز تہجد:۔ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک محل ہے اور یہ اس کے لیے ہے جو (تہجد) پڑھے (حاکم) نیز فرمایا رات میں عبادت کرنے والے جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ (خلاصہ حدیث) عشاء کی نماز کے بعد سوکرائیں اور نفل پڑھیں یہ تہجد کے نفل کہلاتے ہیں ان کے لیے عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ تہجد کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ یا بارہ رکعتیں ہیں جتنی توفیق ہوتی پڑھے۔

صلوٰۃ التسبیح:۔ یہ نفل نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عم مکرم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اس نماز کے پڑھنے والے کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نماز کو روزانہ پڑھو ورنہ ہر جمعہ کے روز ایک بار پڑھو یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار پڑھ لو اس نفل نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور بے شمار دینی و دنیوی برکات کے حصول کا سبب ہے۔

ترکیب یہ ہے اللہ اکبر کہہ کر نیت کر کے سبحنک اللہم سے لا الہ غیرک تک پڑھو پھر پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اس کے بعد اعوذ بسم اللہ الحمد و سورۃ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھو۔ پھر رکوع کرو اور رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور بعد تسبیح و تحمید دس بار یہی تسبیح کہو پھر سجدہ میں جاؤ اور اس میں دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار تسبیح کہو



پھر سجدہ کو جاؤ اور اس میں دس مرتبہ پڑھو پھر دوسری رکعت میں پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح مذکور پڑھ کر اس کے بعد بسم اللہ والحمد للہ وسورۃ پڑھ کر دس مرتبہ تسبیح پڑھی جائے اور حسب سابق رکوع سجود میں تسبیح پڑھ کر درمیانی قعدہ کیا جائے اور اس میں التحیات درود دعا مکمل پڑھی جائے اسی طرح دو رکعتیں اور پڑھی جائیں۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح ہوگی۔ چار رکعتوں میں تین سو تسبیح ہوگی اور رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم و سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد تسبیحات پڑھی جائیں گی۔

(نوٹ:- اس نماز کے پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں اوقات مکروہہ و ممنوعہ کے علاوہ جس وقت چاہو پڑھ سکتے ہو)

صلوٰۃ حاجت:- اگر کوئی مشکل پیش آئے، کوئی بیمار ہو، کوئی بھی حاجت ہو تو نماز حاجت پڑھے۔ یہ نماز حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی تھی۔ جب انہوں نے یہ نماز پڑھی تو پڑھتے ہی بینا ہو گئے۔ عمدہ سترے کپڑے پہنو، خوب اچھی طرح وضو کرو اور پھر دو رکعت نفل جیسے عام طور پر پڑھتے ہیں پڑھو۔ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھو۔ دعا عربی میں صحت کے ساتھ یاد کر کے پڑھی جائے۔ دعا یہ ہے:

اللہم انی اسئلك ونوسل وتوجه الیک بنبیک محمد نبی  
الرحمة یا رسول اللہ انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ  
لتقضى لی اللہم فشفعه فی

ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔



تیمتہ الوضوء:- یہ دو رکعت نفل نماز ہے۔ جو وضو کے فوری بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے تک ادا کی جاتی ہے اور جس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے اس نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے اسی طرح بعد غسل کے بھی پڑھنا مستحب ہے۔ (شامی)

تیمتہ المسجد:- یہ دو رکعت نفل نماز ہے۔ یہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد مسجد میں بیٹھنے سے پہلے ادا کی جاتی ہے اور اس کا بے حد اجر و ثواب ہے۔ اس کے لیے کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب نہیں جو چاہیں وہ پڑھیں۔ ان دو رکعتوں کا بیٹھنے سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔ اگر بھول وغیرہ سے بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ لے تو درست ہے (در مختار شامی) اگر کوئی تیمتہ المسجد نہ پڑھ سکے تو چار مرتبہ سبحان اللہ ولالہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ لے (شامی)

## تراویح

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے

پہلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں (مسلم)

(۲) عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت

تراویح اور وتر پڑھتے تھے (بیہقی)



اس حدیث کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۷۵ میں ہے۔ قال السنوی فی الخلاصہ اسنادہ صحیح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔

(۳) عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ حَضْرَتُ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي النَّاسِ يَقْرَأُونَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ فَرْمَايَا كَمَا حَضْرَتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي زَمَانِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ فِي لَوْجِ تَيْسِ رَكْعَةٍ يَضَعُونَ فِيهَا (يعني بیس وَعِشْرِينَ رَكْعَةً رَكْعَتِ تَرَاوِيحٍ أَوْ تَيْنِ رَكْعَتِ وَتَرٍ) (امام مالک)

### بیس رکعت پر صحابہ کا اجماع ہے

ملک العلماء حضرت علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود کا سانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ روی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شہر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بہم فی کل لیلة عشرين رکعة ولم ینکر علیہ احد فیکون اجماعاً منهم علی ذلك یعنی مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں صحابہ کرام کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جمع فرمایا تو وہ روزانہ صحابہ کرام کو بیس رکعت پڑھاتے تھے اور ان میں سے کسی نے مخالفت نہیں کی تو بیس رکعت پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا (بدائع الصنائع جلد اول ص ۲۸۸) اور عمدۃ القاری شرح بخاری جلد پنجم ص ۳۵۵ میں ہے قال ابن عبدالبر وهو قول جمهور العلماء وبه قال الكوفيون والشافعي واكثر الفقهاء وهو الصحيح عن ابی بن کعب من غیر خلاف من الصحابة یعنی علامہ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ (بیس رکعت تراویح) جمہور علماء کا قول ہے علمائے کوفہ امام شافعی اور اکثر فقہاء یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ابی بن کعب سے منقول ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں اور علامہ ابن حجر نے فرمایا اجماع الصحابة علی ان التراويح عشرون رکعة یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے اور مراقی



الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے وہی عشرون رکعة باجماع الصحابة یعنی تراویح بیس رکعت ہے اس لیے کہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول ص ۱۷۵ میں لکھتے ہیں ثبت اهتمام الصحابة علی عشرين فی عهد عمر و عثمان و علی فمن بعدهم اخرجہ مالک و ابن سعد و البیهقی و غیر ہم یعنی حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے اس مضمون کی حدیث کی امام مالک ابن سعد اور امام بیہقی وغیرہم نے تخریج کی ہے اور ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں اجمع الصحابة علی ان التراویح عشرون رکعة یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے (مرقاۃ جلد دوم ص ۱۷۵)

### بیس رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اکثر اہل العلم علی ماروی علی و عمرو غیر ہما من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشرين رکعة وهو قول سفیان الثوری و ابن المبارک و الشافعی و قال الشافعی هكذا ادركت ببلدنا مكة يصلون عشرين رکعة۔ یعنی کثیر علماء کا اسی پر عمل ہے جو حضرت علی، حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیس رکعت تراویح منقول ہے اور سفیان ثوری ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بھی یہی فرماتے ہیں کہ (تراویح بیس رکعت ہے) اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے (ترمذی، باب قیام شہر رمضان ص ۹۹) اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح نقایہ میں تحریر فرماتے ہیں فصار اجماعاً لماروی البیهقی باسناد صحیح کانوا یقیمون علی عهد عمر بعشرين رکعة و علی عهد عثمان و علی یعنی بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اس لیے کہ امام بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس زمانوں



میں صحابہ کرام اور تابعین عظام بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور طحاوی علی مرقی الفلاح ص ۲۳۴ میں ہے ثبت العشرون بمواظبة الخلفاء الراشدين ماعدا الصديق رضى الله تعالى عنهم یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مداومت سے بیس رکعت تراویح ثابت ہے اور علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں وہی عشرون رکعة هو قول الجمهور وعلیه عمل الناس شرقاً و غرباً یعنی تراویح بیس رکعت ہے یہی جمہور علماء کا قول ہے اور مشرق و مغرب ساری دنیا کے مسلمانوں کا اسی پر عمل ہے (شامی جلد اول مصری ص ۱۹۵) اور شیخ زین الدین ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں هو قول الجمهور لما فی الموطا عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين رکعة وعلیه عمل الناس شرقاً و غرباً یعنی بیس رکعت تراویح جمہور علماء کا قول ہے اس لیے کہ موطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام تیسیس ۲۳ رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) اور اسی پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا عمل ہے (بحر الرائق جلد دوم ص ۶۶) اور عنایہ شرح ہدایہ میں ہے کان الناس یصلونها فرادی الی زمن عمر رضى الله تعالى عنه فقال عمر انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد فجمع علی ابی بن کعب فصلی بهم خمس ترویحات عشیرین رکعت یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع زمانہ خلافت تک صحابہ کرام تراویح الگ الگ پڑھتے تھے بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک امام پر صحابہ کرام کو جمع کرنا بہتر سمجھتا ہوں پھر انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صحابہ کرام کو جمع فرمایا۔ حضرت ابی نے لوگوں پانچ ترویجہ بیس رکعت پڑھائی اور کفایہ میں ہے کانت جملتها عشیرین رکعة و هذا عندنا و عنہ الشافعی یعنی تراویح کل بیس رکعت ہے اور یہ ہمارا مسلک ہے اور یہی مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے اور بدائع الصنائع جلد اول ص ۲۸۸ میں ہے اما قدرها فعشرون



رکعة فی عشر تسلیمات فی خمس ترویحات کل تسلیمتین ترویحة و هذا قول عامة العلماء یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے پانچ ترویجہ دس سلام کے ساتھ ہر دو سلام ایک ترویجہ ہے اور یہی عام علماء کا قول ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ وہی عشرون رکعة یعنی تراویح بیس رکعت ہے (احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۱) اور شرح وقایہ جلد اول ص ۱۷۵ میں ہے سنن التراویح عشرون رکعة یعنی تراویح بیس رکعت مسنون ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۰۸ میں ہے وہی خمس ترویحات کل ترویحة اربع رکعات بتسلیمتین کذا فی السراجیہ یعنی تراویح پانچ ترویجہ ہے ہر ترویجہ چار رکعت کا دو سلام کے ساتھ ایسا ہی سراجیہ میں ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں عدہ عشرون رکعة یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔ (حجتہ اللہ البالغہ جلد دوم ص ۱۸)

### بیس رکعت تراویح کی حکمت

بیس رکعت تراویح کی حکمت یہ ہے کہ رات اور دن میں کل بیس رکعت فرض و واجب ہیں، سترہ رکعت فرض اور تین رکعت وتر اور رمضان میں بیس رکعت تراویح مقرر کی گئیں تاکہ فرض و واجب کے مدارج اور بڑھ جائیں اور ان کی خوب تکمیل ہو جائے جیسا کہ بحر الرائق جلد دوم ص ۶۷ پر ہے۔ ذکر العلامة الحلبي ان الحكمة فی كونها عشريـن ان السنن شرعت مكملات للواجبات وهي عشرون بالوتر فكان التراويح كذلك لتقع المساوات بين المكمل والمكمل یعنی علامہ حلبي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر فرمایا کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ واجب اور فرض جو دن رات میں کل بیس رکعت ہیں انہیں کی تکمیل کے لیے سنتیں شروع ہوئی ہیں تو تراویح بھی بیس رکعت ہوئی تاکہ مکمل کرنے والی تراویح اور جن کی تکمیل ہوگئی یعنی فرض و واجب دونوں برابر ہو جائیں اور مراقی الفلاح کے قول وہی عشرون رکعة کے تحت علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ الحكمة فی تقديرها بهذا العدد مساواة للمكمل وهي السنن المكمل وهي الفرائض الاعتقادية والعملية یعنی بیس رکعت تراویح مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی











یعنی مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے اور اسی پر صحابہ کا اجماع ہے اور عنایہ میں اسی کے تحت ہے المراد به اجماع اکثر الصحابة فانه روى عن ثمانين نفر من الكبار الصحابة منع المقتدى عن القراءة خلف الامام وقال الشعبي ادركت سبعين بدريا كلهم يمنعون المقتدى عن القراءة خلف الامام وقيل المراد به اجماع مجتهدى الصحابة و كبارهم وقد روى عن عبدالله بن زيد بن اسلم عن ابيه قال كان عشرة من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ينهون عن القراءة خلف الامام اشد النهي ابو بكر الصديق وعمر بن خطاب و عثمان بن عفان و على بن ابى طالب و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن وقاص و عبدالله بن مسعود و زيد بن ثابت و عبدالله بن عمر و عبدالله بن عباس رضى الله تعالى عنهم۔

یعنی ہدایہ کے قول اجماع الصحابہ کا مطلب یہ ہے کہ اکثر صحابہ کا اجماع ہے اس لیے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے مقتدی کا منع کیا جانا بڑے بڑے اسی ۸۰ صحابہ کرام سے مروی ہے اور امام شعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جنگ بدر میں شریک ہونے والے ستر ۷۰ صحابہ کرام سے ملاقات کی وہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے مقتدی کو منع فرماتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اجماع صحابہ کا مطلب مجتہدین صحابہ و کبار صحابہ کا اجماع ہے اور بے شک حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن اسلم رضى الله تعالى عنه نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابہ کرام میں سے دس حضرات یعنی حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضى الله تعالى عنهم اجمعین یہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے اور کفایہ











شَحْمَتِي أُذُنِيهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کی لو  
کے قریب ہو جاتے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم آخر تک رفع یدین نہ فرماتے (طحاوی ص

(۳) عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ (۱۱۰)

بُنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں  
يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ نے فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
دیکھا کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر آخر نماز

(۴) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ تِكْ ايسا نہیں کرتے تھے (طحاوی ص ۱۱۱)

ابنِ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں  
التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتدا  
میں نماز پڑھی تو وہ صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین

کرتے تھے (طحاوی ص ۱۱۰)

ان احادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
حضرت فاروق اعظم حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابن عمر صحابہ و تابعین اور دیگر جلیل  
القدر علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف تکبیر تحریمہ کے لیے رفع یدین کرتے تھے پھر آخر  
نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے اور بعض روایتوں سے جو رکوع کے پہلے اور بعد میں رفع  
یدین ثابت ہے تو وہ حکم پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا جیسا کہ عینی شارح بخاری نے  
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہ رای رجلا يرفع  
يديه في الصلوة عند الركوع وعند رفع راسه من الركوع فقال له لا تفعل فانه  
شيء فعله رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثم تركه۔ یعنی حضرت عبداللہ  
بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے  
وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اس لیے کہ یہ











صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَإِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

(۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ حَضْرَتَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٍ بَيْنَ السَّمَاءِ فَرَمَا يَأْتِيهِ دَعَا آسْمَانِ وَزَمِينِ كَمَا فِي مِثْقَالِ مِثْقَالٍ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى رَهْتِي هِيَ فِي مِثْقَالِ مِثْقَالٍ كَمَا فِي مِثْقَالِ مِثْقَالٍ تَصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَإِلَيْهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ  
اغتباہ: ۱۔ اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، م، لکھتے ہیں یہ ناجائز ہے اور اگر معاذ اللہ استخفاف شان کا قصد ہو تو قطعاً کفر ہے اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ ( ) لکھنا مکروہ و باعث محرومی ہے (فتاویٰ افریقہ بہار شریعت)

۲۔ جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں بعض لوگ ان ناموں پر ( ) بتاتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے اس لیے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی؟

### دُرُودِ رَجَائِ عَاشِقَانِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَإِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھے، تمام جہان سے زیادہ حضور کی عظمت دل میں جمائے، حضور کی شان گھٹانے والوں سے بیزار اور ان سے دور رہے وہ اگر اس درود شریف کو بعد نماز مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھے تو اس کے لیے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض یہاں درج کیے جاتے



ہیں اس درود شریف کو پڑھنے والے پر خدا تعالیٰ تین ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا اس کے مال میں ترقی دے گا اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا دشمنوں پر غلبہ دے گا۔ کسی دن خواب میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا ایمان پر خاتمہ ہوگا قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

### جماعت

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّلِيمُ نَزَلَ فِيهِ مَا كَانَتْ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّبِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ نماز جماعت کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے (بخاری و مسلم)

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُتَمَنِّفِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهَا لَاتَوَّاهُمَا وَلَوْ حَبُورًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشا کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز اثنافیقین من الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيها لاتواها وما ولو حبورا

بھاری نہیں اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے (بخاری۔ مسلم)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَفِّ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس



صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ

نے ساری رات نماز پڑھی (مسلم)

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ذَاتُ كِي جَس كَقْبَضَةُ قَدْرَتِ مِيس مِيرِي جَان هِي هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِحَطْبٍ فَيُحَطَّبَ كَقْمِيرَاجِي چَاهْتَا هِي مِيس لَكْثَرِيَا جَمْع كَرْنِي كَا حَكْم ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُؤَدِّمُ النَّاسَ ثُمَّ دُوں جَب لَكْثَرِيَا جَمْع هُو جَا مِيس تُو نَمَاز كَا حَكْم دُوں كَق أَخَالَفَ إِلَى رِجَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا اس كِي اذَان دِي جَا ئِي پَهْر كَسِي كُو حَكْم دُوں كَق وَه لُو كُوں كُو يَشْهَلُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمُ نَمَاز پڑْهَائِي پَهْر مِيس ان لُو كُوں كِي طَرْف جَاؤں جُو بِيوتَهُمْ

نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے

گھروں کو جلا دوں (بخاری و مسلم)

(۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذَّرِيَةِ أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحَرِّقُونَ مَا فِي الْبُيُوتِ بِالنَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ

اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں

عشاء کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم

دے دیتا کہ جو کچھ (بے نمازیوں کے) گھروں

میں ہے آگ سے جلا دیں (احمد)

(۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا آبَادِي يَأْتِي جَنْجَلٌ فِي مِيس تِينِ آدَمِي هُوں اور ان مِيس نَمَاز بَدُو لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ جَمَاعَتِ سِي نَه قَائِمِ كِي جَا ئِي تُو شَيْطَانِ ان طَرْفِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ غَالِبٌ آجَاتَا هِي لِهَذَا جَمَاعَتِ كُو لَازِمُ جَانُو (احمد)

ابوداؤد

الجماعة



## مسجد

(۱) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ  
مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ  
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول  
کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص خدائے  
تعالیٰ (کی خوشنودی کے لیے) مسجد بنائے گا تو  
خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں اس کے لیے جنت  
میں گھر بنائے گا (بخاری۔ مسلم)

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُ  
هَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے  
نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی  
مسجیدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں (مسلم)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ  
فَقَالَ إِنَّ تَرَهُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوسَ فِي  
الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارًا لِلصَّلَاةِ  
حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض  
کیا یا رسول اللہ! مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت  
مرحمت فرمائیے۔ حضور نے فرمایا کہ میری امت  
کے لیے ترک دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر  
نماز کا انتظار کرے (شرح المسند مشکوٰۃ)

(۴) عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ  
يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا  
فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ  
لَا بُدَّ أَكْلِيهِمَا فَاَمِيْتُوهُمَا طَبْحًا  
حضرت معاویہ بن قرظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
ان دو سبزیوں کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن  
سے اور فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے  
قریب ہرگز نہ آئے اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا  
کر ان کی بودور کر لیا کرو۔ (ابوداؤد)







در مختار میں ہے کہ انہ مسجد الی عنان السماء والمختار میں ہے و کذا الی تحت الثری۔

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ يَعْنِيْ اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

۵۔ مسجد سے نکلنے وقت پہلے بائیں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ يَعْنِيْ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

### جمعة المبارک

(۱) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَقْدَسُ صَلَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَّ فَرَمَا يَا كِه جَوْ مَخْضُ يَفْتَسِلُ رَجُلٌ "يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ" جَمْعُهُ كِه دِن نِهَائِيْ اُور جِس قَدْر مَمْكِن هُو سَكِي مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَدُّ هُنَّ مِنْ طَهَارَتٍ وَنِظَافَتٍ كَرِيْ اُور تِيْل لِكَاِيْ يَا خُوشَبُو دُهْنِيْ اَوْ يَمْسُ مِنْ طِيْبٍ بَيْتِيْ ثُمَّ مَلِيْ جُوكَرِيْ مِيْسَرَاِيْ پُھر گھر سے نماز کے لیے يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ النَّيْنِ ثُمَّ لُكَلِيْ اُور دُو آدَمِيُوں كِه دَرْمِيَان (اِپْنِيْ بِيْطْنِيْ يَا يُصَلِّيْ مَا كَتَبَ لَهْ) ثُمَّ يُنْصِتُ آگِيْ كَزْرِنِيْ كِه لِيْ (شِكَاْف نِه ڈَالِيْ پُھر نماز اِذَا تَكَلَّمَ اِلَّا مَامٌ اِلَّا غُفِرَ لَهْ) مَا بَيْنَهُ پُڑھے جُو مَقْرَر كَرْدِيْ گِيْ هِيْ پُھر جَب اِمَام خُطْبِه پُڑھے تُو خَا مَوْشُ بِيْشَار هِيْ تُو اِس كِه وَه تَمَام گِنَاه وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاٰخِرَى جُو اِيْكَ جَمْعِه سِيْ دُوسَرِيْ جَمْعِه تَك اِس نِيْ كِيْ

ہیں معاف کر دیے جائیں گے۔ (بخاری)

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْل كَرِيْم عَلِيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ نِيْ فَرَمَا يَا كِه جَمْعُهُ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ كِه دِن فَرَشْتِيْ مَسْجِد كِه دَرْوَازِه پَر كُھْرِيْ هُو كَر



عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ مَسْجِدٍ فِي آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے  
فَالأَوَّلَ وَمِثْلُ الْمُهْجَرِ كَمِثْلِ الَّذِي آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد  
يُهْدِي بَدَنَهُ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقْرَةَ میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص  
ثُمَّ كَبِشَاءُ ثُمَّ دَجَاجَةٌ ثُمَّ بَيْضَةٌ کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لیے  
فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوْرًا صُحُفَهُمْ اونٹ بھیجا پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص  
وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے  
وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے دنبہ بھیجا پھر جو اس کے  
بعد آئے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور  
جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے  
انڈا بھیجا۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے اٹھتا ہے تو فرشتے  
اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول  
ہو جاتے ہیں (بخاری۔ مسلم)

(۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ  
مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ  
بِدَيْنَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ  
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس  
شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی  
تو اسے چاہیے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے  
اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔ (احمد۔ ابوداؤد)

(۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضَرُوا الذِّكْرَ  
وَإِذْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا  
يَزَالُ يَتْبَاعُهُ حَتَّى يُؤْخَرَ فِي  
الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا  
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حاضر رہو  
خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لیے کہ  
آدمی جس قدر دور رہنا معمول بنا لے گا اسی قدر  
جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل  
ضرور ہوگا (ابوداؤد)







## نماز عیدین

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَا نِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَلْتُكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں خوشی مناتے ہیں اس پر حضور نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں لوگوں نے عرض کیا ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے (ابوداؤد مشکوٰۃ)

(۲) عَنْ أَبِي الْحَوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ حَرَمٍ وَهُوَ بِبَنَجْرَانَ عَجَلِ الْأَضْحَىٰ وَآخِرِ الْفِطْرِ وَذَكَرَ النَّاسَ

حضرت ابو الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرو بن حزم کو جبکہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقر عید کی نماز جلد پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظ سناؤ (مشکوٰۃ)

(۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر آذان و اقامت کے پڑھی ہے ایک دو بار نہیں بلکہ کئی بار (مسلم)



(۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو عِيدَ الْفِطْرِ كَيْفَ كَانَ يَغْدُو عِيدَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلُ هُنَّ وَتَرًا

جائے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے (بخاری)

(۵) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ کھانا نہ لیتے عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔ (بخاری)

انتباہ:- ۱۔ عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے اس لیے کہ اس میں اظہار مسرت ہے (بہار شریعت)

۲۔ عورتوں کے لیے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لیے کہ عید گاہ میں مردوں کے ساتھ اجتماع ہوگا اور اسی لیے اب عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں داتا کی نماز ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہو یا بڑھیا۔





## نمازِ جنازہ

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيمٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ نَزَّحَ فِي جَنَازَةِ كَوْنِهِ لِيَسْرَعَ عَوَابِلُ جَنَازَةٍ فَإِنْ تَكَ صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ تَقْدِمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ سِوَى ذَلِكَ فَسَرُّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جنازہ کو لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اسے خیر کی (منزل) کی طرف جلد پہنچانا چاہیے اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو برے کو اپنی گردنوں سے جلد اتار دینا چاہیے (بخاری)

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ يُصَلِّي عَلَيْهَا وَيَفْرُغُ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَا طَيْنِ كُلِّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أَحَدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصولِ ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراطِ ثواب لیکر لوٹتا ہے جس میں سے ہر قیراطِ احد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے اور دفن میں شریک نہ ہو تو وہ ایک قیراط کا ثواب لیکر واپس ہوتا ہے (بخاری - مسلم)

(۳) عَنْ أَنَسِ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَتَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چند صحابہ کرام ایک جنازہ کے قریب سے گزرے تو خیر کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر لوگوں کا دوسرے جنازہ پر گزر رہا تو برائی کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور نے



هَذَا اٰثْنَيْتُمْ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
وَهَذَا اٰثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعْرَضُ كَمَا (یا رسول اللہ) کیا چیز واجب  
النَّارَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ ہوگئی! فرمایا جس میت کا تم لوگوں نے بھلائی کے

ساتھ ذکر کیا اسکے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکی تم  
لوگوں نے برائی کی اسکے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم  
لوگ زمین پر خدائے تعالیٰ کے گواہ ہو (بخاری۔ مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت  
فرماتے ہیں کہ مراد ثنائے اہل خیر وصلاح وصدق تقویٰ بے مدخلیت غرض نفسانی ست  
کہ آں علامت بودن مردست از اہل جنت والا اگر بعضے از فساق و فجار بغرضے از  
اغراض یکے از اہل فسق بستایند یا یکے صالحے رانکو ہمش کنند قطع بدان نتواں  
کرد (ترجمہ) یعنی اہل خیر وصلاح اور صدق و تقویٰ والوں کی ایسی تعریف مراد ہے  
جس میں نفسانی غرض شامل نہ ہو اس لیے کہ ایسی ہی تعریف آدمی کی جنتی ہونے کی  
نشانی ہے ورنہ اگر بعض فسق و فاجر کسی غرض سے کسی فسق کی تعریف کریں یا کسی نیک  
صالح آدمی کی برائی کریں تو اس کی وجہ سے (جنتی یا جہنمی ہونے کا) یقین نہیں کر سکتے  
(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۲۸۲)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
مُرْدُوں کو گالی نہ دو (بخاری شریف)  
تَسُبُّواْ الْاَمْوَاتِ

(۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے  
اَذْكُرُواْ مَا حَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّواْ مُرْدُوں كِي نِيكِيوں كآچر چا كر واوران كى برائيوں  
سے چشم پوشی کرو (ابوداؤد۔ ترمذی)  
عَنْ مَسَاوِيهِمْ



حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ اس مخصوص سمت مسلماناں و صحابان و آنکہ آشکار فسق نکلتا رو ظلم نہ کنند (اشعۃ اللمعات جلد اول) یعنی یہ حکم ان نیک مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے جو علانیہ فسق و ظلم نہیں کرتے ہیں

(۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ حَضْرَتَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ جَنَازَةِ مَرُوثٍ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ

روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت امام حسن بن علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب سے گزرا تو حضرت امام حسن کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حضرت امام حسن نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر

کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس نے کہاں ہاں لیکن پھر اس کے بعد بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (نسائی)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت ہے کہ پس حکم سابق منسوخ شد و اس نسخ در جنازہ یہود باشد یا مطلق و اللہ اعلم و ظاہر ثانی ست یعنی تو پہلا حکم منسوخ ہو گیا اور یہ منسوخ ہونا صرف یہودی جنازہ کے بارے میں ہے یا ہر ایک کے لیے۔ خدائے تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ سب کے لیے ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صف ۱۵۲ میں ہے لَا يَقُومُ لِلجَنَازَةِ إِلَّا أَنْ يَرِيدَ أَنْ يَشْهَدَهَا - یعنی جنازہ کے لیے نہ کھڑا ہو لیکن اس میں شرکت کا ارادہ ہو تو کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور طحاوی ص ۳۶۷ میں ہے فہو مکروہ کما فی القہستانی یعنی جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے جیسا کہ قہستانی میں ہے۔



## نماز جنازہ کی نیت، دعاء اور طریقہ ادائیگی

نیت:۔ نیت چار تکبیر نماز جنازہ، فرض کفایہ ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاء واسطے حاضر میت کے، منہ طرف کعبہ شریف کے، پیچھے اس امام کے اللہ اکبر نماز جنازہ:۔

نماز جنازہ میں چار تکبیریں (اللہ اکبر) کہی جائیں پہلی تکبیر کے بعد ثناء  
 سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ  
 ثَنَاءُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ط  
 دوسری تکبیر کے بعد درود:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ  
 وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ  
 مَّجِيْدٌ ط

تیسری تکبیر کے بعد دعا۔ اگر میت بالغ مرد یا عورت ہے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا  
 وَأُنْسَانَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ، مِنْآ فَآحِيْهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ، مِنْآ فَتَوَفَّهُ  
 عَلٰى الْاِيْمَانِ ط

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرْطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا  
 اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو اجعلہ کے بجائے اجعلہا اور شافعًا و مشفعًا  
 کے بجائے شافعة و مشفعة پڑھنا چاہیے اور اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دینا  
 چاہیے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ



قبر پر مٹی ڈالتے وقت:

قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے پہلی مرتبہ پڑھے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا)۔ دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نَعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخِرٰى (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔

۳۔ جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔

۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔

۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۱۔ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الحمد للہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ

دینے کے برابر تمہارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ ۲۔ تین مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھ

کر سویا کرو اس کا ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔ ۳۔ تین مرتبہ درود

شریف پڑھ کر سویا کرو کہ جنت کی قیمت ادا ہوگی۔ ۴۔ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا

کر دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہوگا۔ ۵۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ

کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔



اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اب تو میں روزانہ رات کو یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

## مسنون دعائیں

قبولیتِ دُعا کب اور کیسے:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص طویل سفر میں ہے پر اگندہ حال، غبار آلود دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے اے رب! اے رب! مگر اس کی خوراک حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے، حرام کی غذا سے نشوونما پا رہا ہے بھلا ایسے شخص کی دعا کیونکر سنی جائے گی۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضور دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

جو آدمی بھی اللہ سے دعا مانگتا ہے اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے پس یا تو دنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے یا آخرت کے لیے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے یا دعا کے مقدار اس کے گناہ دور کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلدی نہ مچائے۔ (ترمذی)

صبح ہونے پر:-

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ  
الْمَصِيرُ ط

شام ہونے پر:-

اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ  
النُّشُورُ ط

سونے کے وقت:-

بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا



بیدار ہونے پر:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ط

خواب دیکھنے پر:-

خَيْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوْقَاهُ خَيْرًا لَنَا وَشَرًّا عَلَيَّ أَعَدَّ آئِنًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ ط

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلا سے باہر آتے وقت:-

غُفْرَانَكَ

وضو کرتے وقت:-

أَتَمَّ ضَا بِسْمِ اللَّهِ

وضو کرنے کے بعد:-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ،

وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ط

اذان سننے کے بعد:-

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اتِّ مُحَمَّدًا انِ الْوَسِيلَةَ

وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مُحْمُودًا انِ الَّذِي وَعَدْتَهُ

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے:-

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ

(المومنون ۹۷-۹۸)

پیار کی عیادت پر:-



اللَّهُمَّ اذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ  
شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

مریض کی وفات پر:-

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَاَرْفَعْ دَرَجَتَهُ، فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ، فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ  
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ، يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَاْفْتَحْ لَهُ، فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ، فِيهِ

عام طور پر قبرستان جانے پر:-

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ  
لَا حِقُونَ ۝ نَسْئَلُ اللَّهَ لَنَاوَلِكُمْ الْعَافِيَةَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت:-

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد سے نکلنے وقت:-

اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ  
گھر سے نکلنے پر:-

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ ۝  
گھر میں داخل ہونے پر:-

اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ  
خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

سفر پر روانہ ہونے پر:-

اَسْتَوِدُّ عُنُقُكُمْ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ،  
سواری پر سوار ہونے پر:-



سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝  
سفر سے واپسی پر:-

اللَّهُمَّ نَسْتَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبُرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَىٰ اللَّهُمَّ  
هَوْنٌ عَلَيْنَا سَفَرِنَا هَذَا وَاطْوَعْنَا بَعْدَهُ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ  
فِي الْإِهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ  
الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ  
کسی بستی میں داخلہ پر:-

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا (یہ تین مرتبہ پڑھے) اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَّا هَا وَحَبِّبْنَا إِلَىٰ  
أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِ أَهْلِهَا إِلَيْنَا (طبرانی السند جید)  
بادل آتا دیکھ کر:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ اور اگر وہ برسنے لگتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم فرماتے اللَّهُمَّ صَبِيئًا نَافِعًا  
بجلی کے کڑکنے پر:-

وَيَسْبَحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ۝ (الرعد ۱۳)  
آندھی کے آنے پر:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ (صحیح مسلم)  
کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہونے پر:-

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ (ابوداؤد نسائی)  
ابن حبان حاکم)  
کوئی مصیبت آنے پر:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ



بے چینی اور اضطراب پر:-

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ادا نیگی قرض کے لیے:-

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔  
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ  
وَضَلَعِ الدِّيْنِ وَغَلْبَةِ الرَّجَالِ

اچھی چیز دیکھنے پر:-

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

بری چیز دیکھنے پر:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

شادی پر مبارکباد:-

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

شادی پر شوہر کی دعا:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ

مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

خلوت پر:-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

بچے کی ولادت پر:-

آیت الکرسی اور ذیل کی دو آیات کی تلاوت کرو اور معوذتین (سورۃ فلق اور

الناس) سے ان پر دم کیجیے

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰی



الْعَرْشِ فَيُغْشَى اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَيْثُ لَا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ  
مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ إِلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ  
أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ  
(الاعراف: آیت ۵۴-۵۵)

تحفہ لینے اور دینے پر:-

تحفہ لینے پر بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ تحفہ دینے پر وَفِيهِمْ بَارَكَ اللَّهُ

نیا لباس پہننے پر:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ  
مَصِيبَتِ زَوْدِهِ دیکھنے پر:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ اللَّهُ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ  
خَلَقَ تَفْضِيلًا

مجلس کے خاتمہ پر:-

اللَّهُمَّ قَسِمَ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ  
طَاعَتِكَ مَا تَبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مَضَارُ  
الدُّنْيَا- اللَّهُمَّ أَمْتِعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ  
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا،  
وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ  
عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

کھانا شروع کرنے پر:-

جب تم کھانا کھانے لگو تو شروع میں بسم اللہ کہو اگر پہلے بسم اللہ کہتا بھول جاؤ تو بعد

میں یہ پڑھ لو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ، وَاخِرُهُ،

کھانے کے بعد:-



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
میزبان کے لیے دعا:-

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ  
نیا پھل دیکھنے پر:-

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي  
صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا  
نیا چاند دیکھنے پر:-

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهْلَهُ، عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ الْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ  
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ لِلَّهِ  
افطار کے وقت:-

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ  
لیلۃ القدر کی دعا:-

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ "تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي"  
نوسلم کی دعا:-

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي

### جامع دعائیں

(۱) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

(۲) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا

يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

(۳) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فُجْأَةٍ

نِقْمَتِكَ وَمِنْ جَمِيعِ سَخَطِكَ



(۴) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِيْ الْاُمُوْر كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا  
وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

(۵) اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

(۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِيْ الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلٰى الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ

شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَيِّمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا

وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعَلَّمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعَلَّمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعَلَّمُ

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوْبِ

(۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ دِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحْصِنَ

فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ

(۸) اَللّٰهُمَّ اَنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَاَزْرُقْنِيْ عِلْمًا يَنْفَعُنِيْ

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ صِحْحَةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَا حَا

يْتَبِعُهُ، فَلَاحٌ، وَرَحْمَةٌ مِّنْكَ وَعَافِيَةٌ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْكَ وَرِضْوَانًا

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا اَوْ لَا تُشِمْتُ بِيْ عَدُوًّا حَاسِدًا

(۱۱) اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِيْ





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
 صفت ایمان

ایمان مفصل:-

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر  
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ O  
 اور قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر  
 ایمان مجمل:-

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے  
 وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهِ اِقْرَارًا "بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقًا" بِالْقَلْبِ  
 اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے

شش کلمہ

اول کلمہ طیب:-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت:-

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ، وَرَسُوْلُهٗ ط

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں



سوم کلمہ تجید:-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

اور اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بڑی شان اور عظمت والا

ہے

چہارم کلمہ توحید:-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ

نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا

اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ

ہے اسے کبھی موت نہ آئے گی

ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُط وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

وہ جلال والا ہے اور عزت والا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے

پنجم کلمہ استغفار:-

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ

میں اللہ سے جو میرا رب ہے بخشش مانگتا ہوں ہر گناہ سے جو مجھ سے سرزد ہوا

عَمْدًا أَوْ خَطَا سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي

جان بوجھ کر یا خطا سے چھپایا ظاہر اور اسی کے حضور توجہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو

أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں، بیشک تو غیبوں کا جاننے والا

وَسَتَّارُ الْغُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط



اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان عظمت والا ہے  
ششم کلمہ رد کفر:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ  
الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک  
شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبْتُ  
بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس گناہ سے جس کا مجھے  
عَنْهُ وَتَبَرَّاتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ  
علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے  
وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي  
اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت  
كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
لگانے سے اور (باقی) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی  
معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں

دعائے قنوت:-

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ  
الہی ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان  
بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ  
لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے  
وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ط  
ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے



اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي

الہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف  
وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ط  
دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے  
عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

آیت الکرسی:-

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ؕ

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے کارخانہ نظام کو قائم

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ط لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ

رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

وَمَا فِي الْأَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا

جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں کسی کی سفارش

بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آ رہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ سب جانتا

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ط وَسِعَ

ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے

كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ط وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان

عظمت والا ہے



رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

ختم مبارک  
کاسالانہ

ہر سال  
مورخہ  
27, 28  
صفر المظفر

شرقیہ پور شریف میں منعقد ہوتا ہے

اہل اسلام سے اپیل ہے کہ صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں یوم حضرت مجدد الف ثانی منایا جائے

حضرت میاں  
غلام اللہ شرقپوری  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
نقشبندی مجددی

المعروف ثانی لاجانی  
ختم مبارک  
کاسالانہ

ہر سال مورخہ  
17, 18  
اکتوبر

شرقیہ پور شریف میں منعقد ہوتا ہے



مدیر اعلیٰ

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب  
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ترجمان  
روحانی و اخلاقی اقدار کا حامل

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

شرقپور شریف

فی شمارہ.....10 روپے  
زر سالانہ.....120 روپے

# ماہنامہ نور اسلام

خود پڑھیے اپنے بچوں کو پڑھائیے اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں  
تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجئے  
اپنے کاروبار کے فروغ کیلئے ادارے کے اشتہارات ارسال کریں اس طرح آپ  
کے کاروبار کا تعارف بھی بڑھے گا اور دینی تبلیغ میں آپ کی معاونت بھی ہوگی

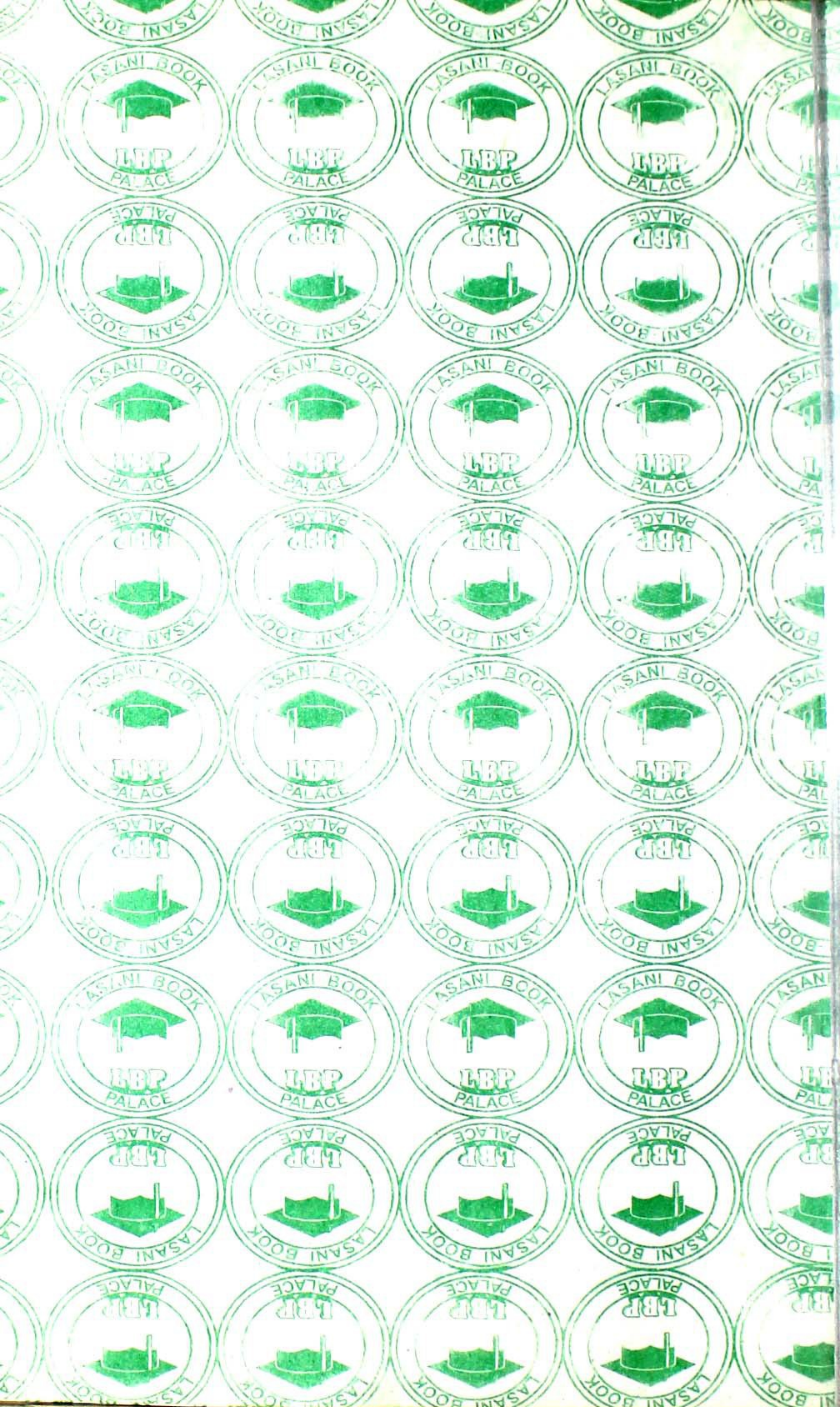
کاشانہ شیر ربانی مکان نمبر 15 جمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور  
042-7313356, PP:042-7225144

## شیر ربانی

فری ڈسپینسری

اس میں مستحق مریضوں کو ایکسرے مشین، ای سی جی، سفری شفا خانہ  
الٹراساؤنڈ اور فری ادویات کی سہولت فراہم کی جاتی ہے







# مہلک مچل

مرتب

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

ناشر

دارالبلغین حضرت میاں صاحب  
شرقپور شریف

فہرست  
ذکر کتب

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری  
نقشبندی، مچلائی



مکتبہ محمدیہ اسلامیہ شرقپور

# حوزۃ نقشبندیہ

(۲۰۰۳ء)

مکتبہ  
محمدیہ اسلامیہ شرقپور

مکتبہ محمدیہ اسلامیہ شرقپور

# جدید عربی گرائمر

مرتب

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

ناشر

دارالبلغین حضرت میاں صاحب  
شرقپور شریف

شرقپوری نقشبندی مجددی  
صاحبزادہ میاں جمیل احمد  
اخبارات، کتب، رسائل  
کے آئینہ میں

مرتب

ماسٹر احمد علی شرقپوری

ناشر

دارالبلغین حضرت میاں صاحب  
شرقپور شریف

ارشادات

صاحبزادہ میاں شمس الدین شرقپوری



مکتبہ محمدیہ اسلامیہ شرقپور

مکتبہ محمدیہ اسلامیہ شرقپور

Quarterly  
SHER-E-RABBANI DIGEST

JULY TO SEPTEMBER 2004 A.D. 1425 A.H.

For more information visit our website  
http://www.sher-e-rabbani.com



For more information visit our website  
http://www.sher-e-rabbani.com

# نور اسلام

خود پڑھیے اپنے بچوں کو پڑھائیے  
اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں

چھ ماہ کی عمر کے بچوں کے لیے لکھی گئی ہے  
اور ان کے لیے لکھی گئی ہے

مکتبہ محمدیہ اسلامیہ شرقپور

کاشانہ شربانی مکان نمبر ۵، جمیری شریف

جمیری محلہ، نزد حضرت داتا گنج بخش لاہور 042-7313356

تذکرہ

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری

مرتب

پروفیسر منور حسین

ناشر

دارالبلغین حضرت میاں صاحب  
شرقپور شریف